27
8
ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
زیر سرپرستی
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۲۰ فروری سنہ ۱۹۵۹ء
قیمت ۴ر
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

نماز کے اوقات

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اِمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوٰتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ابن شہابؓ نے بیان کیا کہ عمر بن عبد العزیزؒ نے عصر کی نماز کو ذرا دیر کر کے پڑھا تو عروہ نے ان سے کہا کہ تحقیق جبریل آئے پس نماز پڑھائی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمر بن عبد العزیز نے کہا عروہ جو کچھ تو کہتا ہے۔ اس کو سمجھ۔ عروہ نے کہا میں نے بشیر بن محمود سے سنا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے ابی مسعود سے سنا ہے۔ اور انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آئے جبریل اور امامت کی میری پس نماز پڑھی میں نے ان کے ساتھ پھر نماز پڑھی میں نے ان کے ساتھ۔ پھر نماز پڑھی میں نے ان کے ساتھ (آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور) انگلیوں پر حساب لگاتے جاتے تھے۔ یعنی پانچ نمازیں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِيَ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِنْ كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ وَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ وَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے عاملوں (حاکموں) کو یہ لکھا کہ تمہارے کاموں میں میرے نزدیک سب سے اہم نماز ہے۔ پس جس نے محافظت کی نماز کی اور محفوظ رکھا اس کو اس نے محافظت کی اپنے دین کی اور جس نے ضائع کیا نماز کو پس وہ ضائع کرنے والا ہے بہت زیادہ اس چیز کو جو نماز کے سوا ہے۔ اس کے بعد عمر بن الخطاب نے لکھا کہ نماز پڑھو ظہر کی جب ہو سایہ اصلی مثلاً ایک گز اور اس وقت تک جب کہ ہو سایہ تمہارا تمہارے قد کے برابر اور نماز پڑھو عصر کی اس وقت تک جب کہ ہو آفتاب اونچا سفید اور صاف (یعنی سورج ڈوبنے میں اتنا وقت ہو کہ آدمی سورج ڈوبنے سے پہلے دو تین میل طے کر سکے اور نماز پڑھو مغرب کی سورج غروب ہو جانے کے بعد اور نماز پڑھو عشا کی جب کہ شفق جاتی رہے۔ تہائی رات تک پس جو شخص کہ سو جائے (عشا پڑھنے سے پہلے) اس کی آنکھیں نہ سوئیں اور پڑھو نماز صبح کی جب ظاہر ہوں ستارے گھرے ہوئے۔

نماز کے بہترین اوقات

عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهِ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ وَيَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

سیار بن سلامہؓ سے روایت ہے۔ کہ میں اور میرے والد ابی برزہ اسلمی کے پاس گئے میرے والد نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کس طرح ادا فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا پڑھتے تھے نماز ظہر کی جس کو تم پہلی نماز کہتے ہو۔ جب کہ ڈھل جاتا سورج اور پڑھتے نماز عصر کی اس وقت جب کہ نماز پڑھنے کے بعد واپس ہوتا ہم میں سے کوئی اور پہنچ جاتا شہر کے آخری کنارہ پر اور سورج روشن و صاف ہوتا سیار کا بیان ہے۔ کہ نماز مغرب کے متعلق ابو برزہ نے جو کچھ بتایا تھا اس کو میں بھول گیا۔ اور کہا ابو برزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے۔ جس کو تم نماز عتمہ کہتے ہو اور عشا سے پہلے سونے کو آپ بُرا جانتے تھے۔ اور نماز کے بعد بات کرنے کو بھی بُرا سمجھتے تھے اور نماز پڑھتے فجر کی آپ اس وقت جب کہ شناخت کر لیتا آدمی اپنے ہم جلیس کو اور پڑھتے آپ نماز فجر میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ عشا کی نماز کو تہائی رات تک پڑھنے میں کوئی تامل نہ فرماتے تھے اور نماز عشا سے پہلے سونے کو اچھا نہ سمجھتے تھے۔ اسی طرح عشا کے بعد باتیں کرنا آپ کو پسند نہ تھیں۔

جلدی نماز پڑھنا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

محمد بن عمروؒ بن الحسن بن علیؓ سے روایت ہے کہا۔ اُنہوں نے کہ پوچھا ہم نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کیا تھی کیفیت نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ نماز پڑھتے تھے آپ ظہر کی دن ڈھلے اور عصر کی اس وقت جب کہ آفتاب روشن ہوتا اور مغرب کی جب کہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشا کی جب کہ لوگ بہت سے جمع ہو جاتے جلدی پڑھ لیتے اور جب کہ آدمی تھوڑے ہوتے تو دیر سے پڑھتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے۔

کپڑے پر سجدہ کرنا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اِتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ۔

انسؓ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

احکام شب برات

ایک آنہ برائے ڈاک خرچ بھیجکر مفت طلب فرماویں

ناظم انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور

ہفت روزہ خدام الدین لاہور
جلد ۴ — ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء — شمارہ ۴۱

شب برات اور مسلمان

آج ۱۱ شعبان المکرم ہے۔ ۱۵ شعبان المکرم کی مبارک رات شب برات ہے۔ چونکہ آیندہ شمارہ شب برات کے بعد شائع ہوگا اس لئے ہم اسی شمارہ میں شب برات کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں

اس مبارک رات کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو اندازہ ہو جائے کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے اور وہ کیا کر رہے ہیں۔ ایک ارشاد میں فرمایا کہ کہ شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور مشرک اور کینہ ور کے سوا اپنی ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے۔ دوسرے ارشاد میں فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رات کو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے ریوڑ کے بالوں سے زیادہ اپنے بندوں کو بخشتا ہے۔ ایک اور ارشاد میں فرمایا کہ اس رات بنی آدمؑ میں سے ہر وہ شخص لکھا جاتا ہے۔ جو اس سال میں پیدا ہونے یا مرنے والا ہوتا ہے۔ اسی رات میں اعمال آسمان کی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں بندوں کے رزق نازل کئے جاتے ہیں۔ ان ارشادات میں تو اللہ تعالےٰ کی شان رحیمی کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس کی ان رحمتوں کا مستحق بننے کے لئے کونسی صفات کی ضرورت ہے؟

ان صفات کا ذکر قرآن مجید میں کئی جگہ آتا ہے، سورۂ المؤمنون پارہ اٹھارہ کی ابتدائی آیات ملاحظہ کر لی جائیں شب برات کے متعلق جو صفات بارگاہِ الٰہی میں پسندیدہ ہیں۔ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرھویں رات آئے تو رات کو قیام کرو۔ یعنی نوافل پڑھو اور دن کو روزہ رکھو۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ غروب آفتاب کے بعد ہی آسمان دنیا پر نزول فرما کر اعلان فرماتا ہے کہ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں، کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں، کوئی مصیبت میں مبتلا ہے کہ میں اس کو مصیبت سے رہائی دوں

اسی طرح انسان کی حاجات کا ذکر فرماتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔ اس آخری حدیث شریف سے صاف طور کو واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی سے مستفید ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان شعبان کی پندرھویں رات اللہ تعالےٰ کی عبادت اور قرآن مجید کی تلاوت میں گذارے اور اگلے دن روزہ رکھے۔ اگر یہ صدق دل سے گزشتہ بداعمالیوں سے تائب ہو جائے اور آئیندہ کے لئے رسول اللہؐ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق اللہ تعالےٰ کی بارگاہ سے مانگے۔ تو ہمیں یقین ہے کہ اس کی بگڑی ہوئی قسمت بن جائے گی لیکن عام طور پر مسلمان اس موقعہ پر دن کو کھانے پینے اور رات کے ابتدائی حصہ میں آتش بازی میں مشغول رہ کر اس وقت غفلت کی نیند سو جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھلتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ اس زمانہ میں بھی مسلمانوں میں اللہ تعالےٰ کے ایسے بندے موجود ہیں جو اس رات میں قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ اکثریت انہی کی ہے جو اللہ تعالےٰ اور رسول اللہؐ کے مخالف ہیں۔ اس لئے مسلمان دنیا میں ہر جگہ ذلیل و خوار ہو رہا ہے

آخر میں ہم بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں کہ اے اللہ! اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل موجودہ دور کے مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرما۔ اور انہیں حضور انورؐ کے اسوۂ حسنہ کے اتباع کی توفیق عطا فرما۔ آمین یا الٰہ العالمین

> **نوٹ:** حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالیٰ کا رسالہ "احکام شب برات" ہفت روزہ خدام الدین کے شمارہ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۵۸ء میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ شمارہ پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں رسالہ احکام شب برات بھی ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاسکتا ہے۔

گندم اور چینی کی قیمت

چند روز ہوئے مرکزی وزیر خوراک نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ گندم اور چینی کی قیمت میں کمی کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔ وزیر خوراک کا یہ جواب پڑھ کر ہمیں بیحد مایوسی ہوئی۔ ہماری رائے میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری نئی حکومت موجودہ ہوش رُبا گرانی کو ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ وزیر خوراک کے اس بیان کے بعد صدر محترم نے گراں فروش تاجروں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنے طور طریقے ٹھیک کر لیں۔ ورنہ ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔ صدر کے انتباہ کے بعد وزیر صنعت نے ایک پریس کانفرنس میں یہ اعلان کیا ہے کہ حکومت قیمتوں پر مؤثر کنٹرول کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ ہمیں معاف کیا جائے اگر ہم یہ کہیں کہ نہ صدر محترم کی دھمکیاں اور نہ کنٹرول موجودہ گراں فروشی کا صحیح علاج ہے۔

گرانی کو ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ حکومت گندم کی قیمت میں کمی کرے۔ ہمارا پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور زرعی ملک کی معاشیات کا محور اس کی سب سے اہم پیداوار ہوتی ہے۔ پاکستان میں یہ درجہ گندم کو حاصل ہے۔ جب تک گندم کی قیمت کم نہیں ہو گی۔ نہ زرعی اصلاحات نہ صدر محترم کی دھمکیاں اور نہ کنٹرول عوام کو خوش حال بنا سکیں گے۔ گندم کی ارزانی یا گرانی پر تمام اشیاء کی ارزانی اور گرانی کا مدار ہے جب ہمارے ملک میں گندم سات آٹھ روپے فی من، فروخت ہوتی تھی ہر چیز ارزاں تھی جب سے گندم کی قیمت حکومت نے بڑھا دی ہے۔ ہر چیز کے نرخ بڑھ گئے ہیں۔ حکومت عوام کی بہبودی کا دعویٰ تو کرتی ہے۔ لیکن یہ حقیقت اس کی نظروں سے اوجھل معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہمارے ملک میں گندم کی ارزانی یا گرانی دوسری تمام اشیاء کی ارزانی اور گرانی پر اثر انداز ہوتی ہے۔

ہمیں بعض دیہات سے شکایات موصول ہوئی ہیں کہ وہاں گندم سولہ روپے بلکہ ۱۸ روپے من کے بھاؤ بھی نہیں ملتی۔ شہروں میں باوجود گرانی کے آٹا حد درجہ ناقص ملنے لگا ہے۔ جب حکومت یہ تسلیم کرتی ہے کہ اس سال ہمارے ملک میں خوراک کی صورتِ حال تسلی بخش ہے تو اس کی قیمت میں کمی کیوں نہیں کی جاتی

لہٰذا ہم حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ گندم کی قیمت فوراً کم کرے اور ڈپوؤں پر ناقص آٹے کی سپلائی بند کرے۔

چینی کے متعلق وزیر خوراک کا بیان اور بھی زیادہ تعجب خیز ہے اس سے پہلے مغربی پاکستان کے محکمہ خوراک کے ڈائریکٹر نے ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ حکومت چینی کی قیمت کم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ ہم نے پہلے بھی کئی دفعہ عرض کیا ہے کہ دوسری عالم گیر جنگ سے پہلے درآمد شدہ چینی اگر ایک روپیہ کی ۵ سیر بک سکتی تھی۔ تو اب ایک روپیہ چھ آنے فی سیر کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم چینی کے معاملہ میں خود

باقی صفحہ ۱۶ پر

جگر مرادآبادی

مطلع انوار

وہ رسولِ عربی فخرِ رسولانِ سلف
ذاتِ اقدس سے مِلا جس کی زمانے کو شرف
اِک وُہی شمعِ نبوّت جو ضیا بار ہُوئی
ساری تاریک فضا مطلعُ الانوار ہُوئی
ہر زمانے میں پیمبرؑ بھی نبیؑ بھی آئے
مصلحِ مِلّی و مِلکی بھی رشی بھی آئے
حق کے جویندہ بھی اور حق کے ولی بھی آئے
واقفِ محرمِ سرِّ ازلی بھی آئے
آئے دُنیا میں بہت پاک مکرّم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمتِ عالم بن کر
غم نہ کر مُسلمِ حیرت زدہ و مہر بلب
آشنا رنگِ فنا سے نہیں تیرا مذہب
یہ حوادث ہیں ترے تیری ترقی کے سبب
تیرے حامی ہیں نبیؐ تیرا نگہبان ہے ربّ
فِتنے اکثر بہت اِس طرح کے اُٹھوائے گئے
ایسے دجّال زمانے میں بہت آئے گئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ یوم الجمعہ ۲۷ رجب ۱۳۷۸ھ ہجری مطابق ۱۳ فروری ۱۹۵۹ء

اَلْحَمْدُ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

اَمَّا بَعْدُ

فہرست مضامین

(۱) سارے جہان کا خالق ایک اللہ تعالےٰ ہے۔

(۲) اللہ تعالےٰ نے اس جہان میں دو لائنیں چلائی ہوئی ہیں ایک خیر کی لائن اور دوسری شر کی لائن۔

(۳) خالق الخلق عزّ اسمہٗ انسان کو ہر شعبۂ حیات میں خیر کی لائن پر چلانا چاہتا ہے۔ اور شر کی لائن سے روکتا ہے اور یہی انسان کا امتحان ہے۔

(۴) امتحان میں کامیاب ہونے والوں کے لئے رضاء الٰہی کا تمغہ اور جنّت انکی قیامگاہ

(۵) فیل ہونے والوں کے لئے غضبِ الٰہی کی پھٹکار۔ اور جہنم ان کا ٹھکانا ہوگا۔

پہلا مضمون

سارے جہان کا خالق فقط اللہ تعالیٰ ہے قرآن مجید سے اس کے متعدد ثبوت

پہلا

(بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝)

سورہ الانعام رکوع ۱۳ پارہ ۷

ترجمہ۔ آسمانوں اور زمین کو از سر نو پیدا کرنیوالا ہے۔ اس کا بیٹا کیونکر ہوسکتا ہے۔ حالانکہ اس کی کوئی بیوی نہیں اور اس نے ہر چیز کو بنایا ہے۔ اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ بس اسی کی عبادت کرو۔ اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔ اسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے۔ اور وہ نہایت باریک بین خبردار ہے۔

حاصل

ان آیات سے مندرجہ ذیل چیزیں ثابت ہوئیں

(۱) اللہ تعالےٰ نے سارے جہان کو نیست (کچھ نہ ہونا) سے ہست (موجود ہونا) بنا دیا ہے (۲) اس کا نہ کوئی بیٹا ہے۔ اور نہ بیٹی ہے (۳) اور وہ سارے جہان کی سب چیزوں کو جاننے والا ہے۔ (۴) تمام مخلوق کو پالنے والا فقط وہی ہے (۵) معبود بھی فقط وہی ہے (۶) تمام انسانوں کو اُس کی بندگی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (۷) اُس کو ہر کام کے کرنے کی توفیق ہے۔

لھٰذا

ہر انسان کا فرض ہے کہ عبادت کرے تو فقط اللہ تعالےٰ کی۔ حاجت روا سمجھے تو فقط اسی کو۔

دوسرا

(تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝)

سورہ الفرقان رکوع ۱ پارہ ۱۸

ترجمہ۔ وہ بڑی برکت والا ہے۔ جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا۔ تاکہ تمام جہان کے لئے ڈرانے والا ہو۔ وہ جس کی آسمانوں اور زمین میں سلطنت ہے۔ اور اُس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ کوئی سلطنت میں اس کا شریک ہے۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کرکے اندازہ پر قائم کردیا۔

حاصل

ان آیات سے مندرجہ ذیل چیزیں برآمد ہوئیں

(۱) اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل فرمایا ہے (۲) یہ قرآن مجید ہر معاملہ میں حق اور باطل۔ صحیح اور غلط کے درمیان تمیز کرنے والا ہے۔ لہٰذا جو شخص بھی اس کو عقیدت سے غور کرکے پڑھے گا اس کو ہر معاملہ میں حق اور باطل کے درمیان تمیز ہو جائے گی۔ (۳) اگر عقیدت اور غور سے پڑھا جائے تو انسان کے دل میں اللہ تعالےٰ کا ڈر پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی برکت سے اس کے احکام کی تعمیل بآسانی ہوسکے گی (۴) اس جہان میں حقیقی بادشاہ فقط اللہ تعالےٰ ہے۔ باقی سب کی بادشاہیاں عارضی اور فانی ہیں (۵) اس کا کوئی بیٹا یا بیٹی نہیں ہے (۶) اس جہان کی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے (۷) اللہ تعالےٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے۔ مثلاً ہر شخص کی عمر کا۔ ہر شخص کے رزق کا۔ ہر شخص کی صحت اور بیماری کا وغیرہ وغیرہ

تیسرا

(وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝) سورہ الانعام رکوع ۹ پارہ ۷

ترجمہ۔ اور وُہی ہے جسنے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر بنایا ہے۔ کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گا۔ اس کی بات سچّی ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا۔ تو اسی کی بادشاہی ہوگی۔ چھپی اور ظاہر باتوں کا جاننے والا ہے۔ اور وُہی حکمت والا خبردار ہے۔

حاصل

اس آیت سے مندرجہ ذیل چیزیں ثابت ہوئیں

(۱) تمام آسمان اور زمین اللہ تعالےٰ ہی نے بنائی ہے۔ (۲) حشر کا حکم دے گا۔ تو فوراً ہو جائے گا (۳) قیامت کے دن اسی کی بادشاہی ہوگی (۴) ظاہر اور پوشیدہ سب چیزوں کا جاننے والا ہے (مثلاً ہر شخص کی نیت سے پورے طور پر واقف ہے) (۵) حکمت

ہے (دوسروں کو اس چیز کا جتنا حصہ اپنے فضل سے چاہے۔ عطا فرماتا ہے) (۶) اور وہ تمام چیزوں کے حالات سے ہر وقت باخبر رہتا ہے۔

چوتھا

(اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآىِٕقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ ؕ۝ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَجَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ۝ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ۝ اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ؕ۝ اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَمَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝)

سورہ النمل رکوع ۵ پارہ ۲۰

ترجمہ۔ بھلا کس نے آسمان اور زمین بنائے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اُتارا۔ پھر ہم نے اس سے رونق والے باغ اُگائے۔ تمہارا کام نہ تھا کہ ان کے درخت اُگاتے۔ کیا اللہ تعالےٰ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے۔ بلکہ یہ لوگ کجروی کر رہے ہیں بھلا زمین کو ٹھہرنے کی جگہ کس نے بنایا۔ اور اس میں ندیاں جاری کیں۔ اور زمین کے لنگر بنائے اور دو دریاؤں میں پردہ رکھا۔ کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی معبود ہے۔ بلکہ اکثر ان میں بے سمجھ ہیں۔ بھلا کون ہے جو بے قرار کی دُعا قبول کرتا ہے۔ اور بُرائی کو دُور کرتا ہے۔ اور تمہیں زمین میں نائب بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے۔ تم بہت ہی کم سمجھتے ہو۔ بھلا کون ہے جو تمہیں جنگل اور دریا کے اندھیروں میں راستہ بتاتا ہے۔ اور اپنی رحمت سے پہلے کون خوشخبری کی ہوائیں چلاتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود ہے۔ اللہ ان کے شرک کرنے سے بہت بلند ہے۔ بھلا کون ہے جو از سرِ نو خلقت کو پیدا کرتا ہے۔ پھر اسے دوبارہ بنائے گا۔ اور کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے۔ کہدے اپنی دلیل لاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ کہدے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب

کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

دُوسرا مضمون

اللہ تعالیٰ کے اس جہان میں دو لائنیں چل رہی ہیں ایک خیر کی اور دُوسری شر کی۔ اللہ تعالےٰ کی مخلوق میں سے خیر کی لائن پر چلنے والوں کی مثالیں

پہلی

(لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝)

سورہ النساء رکوع ۲۲ پارہ ۶

ترجمہ۔ لیکن ان میں سے جو علم میں پختہ ہیں۔ اور مسلمان ہیں۔ سو مانتے ہیں۔ اس کو جو تجھ پر نازل ہُوا۔ اور جو تجھ سے پہلے نازل ہو چکا ہے۔ اور نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے۔ اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم بڑا ثواب عطا فرمائیں گے۔

ان اجرِ عظیم پانے والوں کی صفات

(۱) اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ علم میں بڑے پختہ ہیں۔ (یعنی کوئی ہزار شک ڈالے۔ مگر وہ لوگ ایسے پکّے ہوتے ہیں کہ ان کے دل میں کسی ارشادِ الٰہی میں ذرہ جتنا شک پیدا نہیں ہوتا) (۲) اللہ تعالےٰ کا جو ارشاد حضورؐ انور کے پاس آئے۔ اس کو فوراً دل سے مان جانے والے۔ بلکہ حضورؐ انور سے پہلے بھی جو کچھ انبیاء علیہم السلام پر نازل ہُوا ہے سب کو بلا کم و کاست ماننے والے (۳) اور بڑے پکّے نمازی (کیا مجال ہے۔ کہ کبھی ایک نماز بھی قضا ہو) (۴) اور اپنے مال میں اللہ تعالےٰ کا حق (یعنی زکوٰۃ) پورا ادا کرنے والے (۵) اور اللہ تعالےٰ کو اس کی تمام صفاتِ حمیدہ سے متصف ماننے والے۔ (۶) اور قیامت کے دن پر یقین کامل رکھنے والے۔ اللّٰھم اجعلنا منھم

دُوسری

(وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝)

سورہ التوبہ رکوع ۱۳ پارہ ۱۱

ترجمہ۔ اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے ہجرت کرنے والوں اور مدد دینے والوں میں سے۔ اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہوا۔ اور وہ اس سے راضی ہوئے ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

بڑی کامیابی حاصل کرنے والوں کی صفات

(۱) اللہ تعالےٰ کے دین (اسلام) کی حمایت کرنے کے باعث سب سے پہلے اپنے وطن و دیار کو خیرباد کہنے والے (۲) اور ان وطن سے بےوطن ہونے والے مہاجرین کی ہر خدمت کے لئے محض رضاء الٰہی کی خاطر کمربستہ ہونے والے (یعنی انصار) (۳) اس کے بعد ان مہاجرین اور انصار کے نقشِ قدم پر چلنے والے

نتیجہ

مذکورۃ الصدر صفاتِ حمیدہ سے متصف ہونے والے حضرات کو یہ جزائے خیر ملی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنی رضا کا تمغہ عطا فرمایا۔ واقعہ یہ ہے کہ مقربینِ الٰہی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ مقام نہیں ہے۔ اللّٰھم اجعلنا منھم اور وہ حضرات اللہ تعالےٰ سے راضی ہو گئے۔ اللّٰھم اجعلنا منھم۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنے ان مقبول بندوں کے قیام کے لئے ایسے باغات تیار کئے ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ اور وہ حضرات ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مقیم ہوں گے۔ اللّٰھم اجعلنا منھم

تیسری

(اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝)

سورہ یونس رکوع ۱ پارہ ۱۱

ترجمہ۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے۔ اور اُنہوں نے نیک کام کئے۔ انہیں ان کا رب ان کے ایمان کے سبب سے ہدایت کریگا۔ ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہتی ہونگی۔ اس جگہ ان کی دُعا یہ ہوگی۔ کہ اے اللہ تیری ذات پاک ہے۔ اور وہاں ان کا باہمی تحفہ سلام ہوگا۔ اور ان کی دُعا کا خاتمہ اس پر ہوگا۔ کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

مذکورۃ الصدر دو آیتوں پر شیخ الاسلام کا حاشیہ

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں آیتوں پر یہ تحریر فرماتے ہیں۔ " یعنی ایمان کی بدولت اور اس کی روشنی میں حق تعالےٰ مومنین کو مقصدِ اعلےٰ " جنّت " تک پہنچائے گا۔ جنتی جنّت کی نعمتوں اور خدا کے فضل و احسان کو دیکھ کر " سبحان اللہ " پکارینگے۔ اور جب خدا سے کچھ مانگنے کی خواہش ہوگی۔ مثلاً کوئی پرندہ یا پھل دیکھا۔ اور ادھر رغبت ہوئی تو سبحانک اللھم کہیں گے۔ اتنا سُنتے ہی فرشتے وہ چیز فوراً حاضر کر دینگے۔ گویا یہی ایک لفظ تمام دُعاؤنکے قائمقام ہوگا۔ دُنیا میں بھی بڑے آدمیوں کے یہاں دستور ہے کہ مہمان اگر کسی چیز کو پسند کرکے صرف تعریف کردے تو غیور میزبان کوشش کرتا ہے کہ وہ چیز مہمان کے لئے مہیّا کرے۔ (اور) جنتی ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرینگے۔ جیسے دُنیا میں مسلمانوں کا دستور ہے۔ نیز فرشتوں کا جنّتیوں کو سلام کرنا۔ بلکہ خود خداوند رب العزّت کی طرف سے تحفۂ سلام کا آنا قرآن میں منصوص ہے۔ " سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ " (یٰسٓ رکوع ۴ پارہ ۲۳) (وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ") رعد رکوع ۳ پارہ ۱۳ (اور) جنت میں پہنچ کر جب دنیوی تفکرات و کدورات کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور محض سبحٰنک اللھم کہنے پر ہر چیز حسب خواہش ملتی رہیگی تو ان کی ہر دُعا کا خاتمہ " الحمد للہ رب العالمین " پر ہوگا۔ اور طبعاً ایسا ہی ہونا چاہئے۔

چوتھی

(اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝) سورہ مریم رکوع ۶ پارہ ۱۶

ترجمہ۔ بیشک جو ایمان لائے۔ اور نیک کام کئے۔ عنقریب رحمٰن ان کے لئے محبت پیدا کرے گا۔

نتیجہ

اللہ تعالےٰ کے ہر حکم کو دل سے ماننے والوں اور اسے عملی جامہ پہنانے والوں کے حق میں جو نتیجہ نکلے گا۔ وہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے ملاحظہ ہو۔ " یعنی ان سے محبت کریگا۔ یا ان کے دل میں اپنی محبت پیدا کرے گا۔ یا خلق کے دل میں ان کی محبت (پیدا کر دے گا)

پانچویں

(وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝) سورہ الانعام رکوع ۱۱ پارہ ۷

ترجمہ۔ اور یہ کتاب جسے ہم نے اُتارا ہے برکت والی ہے۔ ان کی تصدیق کرنے والی ہے۔ جو اس سے پہلے تھیں اور تاکہ تو مکہ والوں کو اور اُس کے آس پاس والوں کو ڈرائے۔ اور جو لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور وُہی اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

حاصل

یہ ہے کہ اس قرآن مجید کو دل سے وہی لوگ مانتے ہیں جن کو یہ یقین ہے۔ کہ مرنے کے بعد ہم نے ایک دوسرے جہان میں جانا ہے۔ اور اس جہان میں جانے کے بعد ہمارے دُنیا کے اعمال کے نتائج ہمارے سامنے یقیناً آنے والے ہیں۔ اگر ہم نے اس قرآن مجید پر عمل کیا تو اس جہان میں جاکر راحت نصیب ہوگی۔ اور چین پائینگے ورنہ وہاں نہ عذاب سے نجات ملے گی اور نہ موت ہی آئے گی۔ جن کے دل میں آخرت کا ڈر ہے۔ وہ لوگ دُنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی عبادت سے غافل نہیں ہوتے یعنی عبادت کا جو نظام الاوقات اللہ تعالیٰ نے دن اور رات میں تجویز فرمایا ہے اُسے باقاعدہ نباہتے ہیں۔ اور وہ پنجوقتہ نماز ہے۔ اللھم اجعلنا منہم۔

شرک کی لائن پر چلنے والوں کی مثالیں

پہلی

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝) سورہ الانعام رکوع ۱ پارہ ۷

ترجمہ۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس نے آسمان اور زمین بنائے۔ اور اندھیرا اور اُجالا بنایا۔ پھر بھی یہ کافروں کو اپنے رب کے ساتھ برابر ٹھہراتے ہیں۔

حاشیہ شیخ الاسلام

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں " مجوس دُنیا کے لئے دو خالق مانتے ہیں۔ یزدان جو خالق خیر ہے۔ اور اہرمن جو خالق شر ہے۔ اور دونوں کو نور و ظلمت سے ملقب کرتے ہیں۔ ہندوستان کے مشرک تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کے قائل ہیں۔ آریہ سماج باوجود ادعائے توحید مادہ اور رُوح کو خُدا کی طرح غیر مخلوق اور انادی کہتے ہیں۔ اور خُدا اپنی صفت تکوین و تخلیق وغیرہ میں ان دونوں کا محتاج بتلاتے ہیں۔ عیسائیوں کو باپ بیٹے کا توازن و تناسب قائم رکھنے کے لئے آخر تین ایک اور ایک تین کا مشہور عقیدہ اختیار کرنا پڑا ہے۔ یہودیوں نے خدا تعالےٰ کے لئے وہ صفات تجویز کیں کہ ایک معمولی انسان بھی نہ صرف اس کا ہمسر بلکہ اس سے برتر ہو سکتا ہے۔ عرب کے مشرکین نے تو خُدائی کی تقسیم میں یہاں تک سخاوت دکھلائی۔ کہ شاید ان کے نزدیک پہاڑ کا ہر پتھر نوع انسانی کا معبود بننے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ غرض آگ۔ پانی۔ سُورج۔ ستارے۔ درخت۔ پتھر۔ حیوان کوئی چیز لوگوں نے نہ چھوڑی۔ جسے خُدائی کا کچھ حصّہ نہ دیا۔ اور عبادت و استعانت وغیرہ کے وقت اسے خُدا کی برابر نہ بٹھایا ہو۔ حالانکہ وہ ذات پاک جو تمام صفات کمال کی جامع اور ہر قسم کی خوبیوں کا منبع ہونے کی وجہ سے سب تعریفوں اور ہر طرح کی حمد و ثنا کی بلا شرکت غیرے مستحق ہے۔ جس نے آسمان و زمین یعنی کل علویات و سفلیات کو پیدا کیا۔ اور رات دن۔ اندھیرا۔ اُجالا۔ علم و جہل۔ ہدایت و ضلالت۔ موت و حیات غرض متقابل کیفیات اور متضاد احوال ظاہر فرمائے۔ اسے اپنے افعال میں نہ کسی حصّہ دار یا مددگار کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ نہ بیوی اور اولاد کی نہ اس کی معبودیت اور الوہیت میں کوئی شریک ہوسکتا ہے نہ ربوبیت میں۔ نہ اس کے ارادہ پر کوئی غالب آسکتا ہے اور نہ اس پر کسی کا دباؤ اور زور چل سکتا ہے۔ پھر تعجب ہے کہ ان حقائق کو سمجھنے کے بعد بھی کس طرح لوگ کسی چیز کو خُدائی کا مرتبہ دیدیتے ہیں۔"

دُوسری

(فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ط وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ٥ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ط لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ٥)

سورہ الاعراف رکوع ۲ پارہ ۸

ترجمہ - پھر سوائے ابلیس کے سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا - وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ تھا - فرمایا - تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے منع کیا ہے - جبکہ میں نے تمہیں حکم دیا - کہا - میں اس سے بہتر ہوں - تُو نے مجھے آگ سے بنایا - اور اسے مٹی سے بنایا ہے - کہا - تو یہاں سے اُتر جا - تجھے یہ لائق نہیں کہ یہاں تکبّر کرے - پس نکل جا - بیشک تو ذلیلوں میں سے ہے - کہا - مجھے اس دن تک مہلت دے - جس دن لوگ قبروں سے اُٹھائے جائیں گے - فرمایا - تجھے مہلت دی گئی ہے - کہا - جیسا تُو نے مجھے گمراہ کیا ہے - میں بھی ضرور ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا - پھر ان کے پاس ان کے آگے ان کے پیچھے ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے آؤں گا - اور تو اکثر کو ان میں سے شکرگزار نہیں پائے گا - فرمایا - یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل جا - جو شخص ان میں سے تیرا کہا مانے گا - میں تم سب کو دوزخ میں بھر دُوں گا -

اس واقعہ میں عبرتیں

پہلی

اللہ تعالیٰ جو حکم دے - اس کی تعمیل کرنے کی کوشش کی جائے - نہ کہ حیلے بہانے بنا کر تعمیل حکم الٰہی سے جی چرایا جائے مثلاً عورتیں نماز نہ پڑھنے کا یہ بہانہ بناتی ہیں کہ گود میں بچّہ ہے - اور وہ گھڑی گھڑی پیشاب کر دیتا ہے - اس لئے نماز کیسے پڑھوں - یا مثلاً بعض ملازمت پیشہ نوجوان یہ بہانہ بناتے ہیں - کہ افسر بڑا تلخ مزاج ہے - اگر نماز پڑھنے کے لئے جائیں گے تو وہ ناراض ہوگا - علیٰ ہٰذا القیاس اور بھی کئی بہانے ہو سکتے ہیں - لہٰذا یاد رکھو - کہ ابلیس کی طرح بہانے بنا کر احکام الٰہی کی تعمیل نہیں کرو گے تو پھر شیطان کی طرح آخرت میں (نعوذ باللہ) ٹھکانا دوزخ ہی ہوگا - اگر انسان خود دیانتداری سے کام لے تو کوئی افسر نہیں روک سکتا - ہاں اگر نماز کا بہانہ بنا کر کوئی ملازم دفتر سے باہر جا کر ٹہلتا پھرے یا سگرٹ پینا شروع کر دے - حالانکہ نماز کا نام لے کر دفتر سے چھٹّی لے کر آیا تھا ایسی صورت میں نماز نہ پڑھنے کی رخصت نہ دینے میں افسر مجرم نہیں ہونگے - بلکہ یہ بہانے کرنے والے مجرم ہوں گے - وما علینا الا البلاغ -

دُوسری

شیطان کو تکبّر نے ذلیل کیا تھا - اپنے آپ کو عالی مرتبہ والا خیال کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل نہ کی - سجدہ آدم علیہ السلام کو تھوڑا ہی کرنا تھا - سجدہ کرتے ہیں - در اصل حکم الٰہی کی تعمیل پیش نظر رکھنی چاہیئے تھی - چنانچہ ملائکہ عظام نے اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا - چنانچہ ہم مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خانہ کعبہ کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے - اس لئے ہم سب مسلمان خانہ کعبہ کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے ہیں - اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ہم خانہ کعبہ کو خُدا سمجھ کر سجدہ کرتے ہیں - وہ تو ایک پتھر کی عمارت ہے - ہم تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں -

حدیث شریف میں تکبّر کی برائی ملاحظہ ہو

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رواہ مسلم -

ترجمہ - ابن مسعود سے روایت ہے - کہا - رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جس شخص کے دل میں ذرّہ جتنا بھی تکبّر ہوگا - وہ بہشت میں داخل نہیں ہوگا - پھر ایک شخص نے عرض کی - بیشک آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو - اور اس کا جوتا اچھا ہو - آپ نے فرمایا - بیشک اللہ تعالیٰ حسین ہے (اور) حُسن کو پسند کرتا ہے - تکبّر سچّی بات کے ماننے سے انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے -

تیسری

(اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ط وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ٥ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ط وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ٥)

سورہ الاعراف رکوع ۵ پارہ ۸

ترجمہ - بیشک جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اُن کے مقابلہ میں تکبّر کیا - ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے - اور نہ وہ جنّت میں داخل ہونگے - یہاں تک کہ اُونٹ سُوئی کے ناکے میں گھس جائے - اور ہم گنہگاروں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں - ان کے لئے دوزخ کا بچھونا اور اُوپر سے اوڑھنا ہے - اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں -

مردودِ بارگاہ الٰہی ہونے کے اسباب

پہلا

(۱) اللہ تعالیٰ کی کلام پاک جو پیغمبر کی معرفت اُنہیں پہنچی - اسے جھٹلایا - مثلاً پیغمبر خدا نے یہ پیغام پہنچایا -

(وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا)

سورہ النساء رکوع ۶ پارہ ۵

ترجمہ - اور اللہ کی بندگی کرو - اور کسی کو اُس کا شریک نہ کرو -

ان بدنصیبوں نے اسے جھٹلایا

اور یہ کہا - (اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ج اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ٥ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ج اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ٥ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ج اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ٥) سورہ ص رکوع ۱ پارہ ۲۳

ترجمہ - کیا اس نے کئی معبودوں کو صرف ایک معبود بنا دیا - بیشک یہ بڑی عجیب بات ہے - اور ان میں سے سردار یہ کہتے ہوئے چل پڑے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو - بیشک اس میں کچھ غرض ہے - ہم نے یہ بات اپنے پچھلے دین میں نہیں سُنی - یہ تو ایک بنائی ہوئی بات ہے -

دُوسرا

تکبّر سے اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانا - یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کو اپنی ذلّت خیال کیا - تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم معلوم ہونے پر وہ کیا روش اختیار کرتے ہیں -

(اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ٥ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ز وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ٥)

سورہ السجدہ رکوع ۲ پارہ ۲۱

ترجمہ - پس ہماری آیتوں پر تو وہ ایمان لاتے ہیں کہ جب اُنہیں وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں - تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں - اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں - اور وہ تکبر نہیں کرتے - اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں - اور ہمارے دیئے ہُوئے میں سے کچھ خرچ بھی

کرتے ہیں ۔ اللّٰھم اجعلنا منھم ۔

تیسرا مضمون

جو ابتدا میں ذکر کیا گیا تھا۔ وہ یہ ہے " خالق الخلق عز اسمہ انسان کو ہر شعبۂ حیات میں خیر کی لائن پر چلانا چاہتا ہے ۔ اور شر کی لائن سے روکتا ہے ۔ اور یہی انسان کا امتحان ہے ۔ اس کی مثالیں

پہلی

خاوندوں کو اپنی بیویوں کو اچھا سلوک کرنے کا حکم

(وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ج فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ٥) سورہ النساء رکوع ۳ پارہ ۴

ترجمہ ۔ اور عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سے زندگی بسر کرو ۔ اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں ۔ تو ممکن ہے ۔ کہ تمہیں ایک چیز پسند نہ آئے ۔ مگر اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھی ہو ۔

اور بیویوں کو خاوندوں کے ساتھ اچھا نباہ کرنے کا حکم دیتا ہے

(فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ) الآیہ سورہ النساء رکوع ۶ پارہ ۵

ترجمہ ۔ پھر جو عورتیں نیک ہیں ۔ وہ تابعدار ہیں مردوں کی پیٹھ پیچھے اللہ کی نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں ۔

شیخ الاسلام کا حاشیہ

اس آیت پر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ۔ " یعنی جو عورتیں نیک ہیں ۔ وہ مردوں کی تابعداری کرتی ہیں ۔ اور اللہ کے حکم کے موافق خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں ۔ اپنے نفس اور مال زوج میں کسی قسم کی خیانت نہیں کرتیں ۔ "

دوسری

بیوی کو خرچ دینے کا فیصلہ الٰہی ۔

(لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ ط وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ط لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ط سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ٥ ع) سورہ الطلاق رکوع ۱ پارہ ۲۸

ترجمہ ۔ مقدور والا اپنے مقدور کے موافق خرچ کرے ۔ اور تنگدست ہو ۔ تو جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا ۔ مگر اسی قدر جو اسے دے رکھا ہے ۔ عنقریب اللہ تنگی کے بعد آسانی کر دے گا ۔

تیسری

کاروباری زندگی میں اللہ تعالیٰ کی راہنمائی

(وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ٥) سورہ البقرہ رکوع ۲۳ پارہ ۲ ترجمہ ۔ اور ایک دوسرے کے مال آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ ۔ اور انہیں حاکموں تک نہ پہنچاؤ ۔ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ سے کھا جاؤ ۔ حالانکہ تم جانتے ہو ۔

کسی کا مال ناحق کھانے کی ممانعت

ارشاد مذکور الصدر میں کسی کا مال ناحق کھانے کی ممانعت کر دی گئی ہے ۔ ناحق مال مال کھانے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹے سے فقرہ میں تمام ناجائز صورتوں کو حرام قرار دیدیا ہے اور یہ چیز بھی صاف کر دی کہ حکام کے پاس لے جا کر اپنے حق میں غلط فیصلہ کرا کر بھی مت کھاؤ ۔ یہ یاد رہے کہ اگر کسی حکومت کی پچاس عدالتیں بھی غلطی سے ناحق کسی کا مال کسی کو دلاتی جائیں گی تو بھی وہ مال حرام کا حرام ہی رہے گا ۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو مان جائے ۔ تو موجودہ زمانے کے دنیا داروں کی طرح کبھی کسی عدالت میں اپنے حق میں غلط فیصلہ کرانے کے لئے ہرگز نہیں جائے گا ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

چوتھی

عدالتوں کو انصاف کرنے کا حکم

(إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ط إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ٥) سورہ النساء رکوع ۸ پارہ ۵

ترجمہ ۔ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے ۔ کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو ۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو ۔ بے شک اللہ تمہیں نہایت اچھی نصیحت کرتا ہے ۔ بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے ۔

ججوں کو انصاف کرنے کی تلقین اور اخیر میں دھمکی

اس آیت میں پہلے تو اللہ تعالیٰ نے ججوں کو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے ۔ آیت کے اخیر میں یہ دھمکی دے دی ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر بات کا سننے والا ہے ۔ لہٰذا تمہارے فیصلے بھی وہ سنتا ہے اور تم اس کو نہیں دیکھتے ۔ مگر وہ تمہیں دیکھتا ہے ۔ لہٰذا اگر غلط فیصلہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کی سزا دے گا ۔

پانچویں

گواہوں کو صحیح گواہی دینے کا حکم

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ز وَاتَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ٥)

سورہ المائدۃ رکوع ۲ پارہ ۶

ترجمہ ۔ اے ایمان والو ۔ اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ ۔ اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو ۔

انسداد جرائم کے متعلق بطور نمونہ احکام الٰہی ملاحظہ ہوں

چوری کے متعلق

(وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ ط وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ٥)

سورہ المائدہ رکوع ۶ پارہ ۶

ترجمہ ۔ اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو ۔ یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے ۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے ۔

اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر خلق اللہ پر کوئی مہربان نہیں ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی عقلمند نہیں ہے

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے جو سزا چوری کی تجویز کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کمتر اور کوئی سزا اس جرم کی ہو ہی نہیں سکتی ۔ دنیا کے حکمرانوں سے اس سے کمتر سزا قید تجویز کی ہوئی ہے ۔ پھر تجربہ سے ثابت بلکہ یقین ہو جاتا ہے ۔ کہ چور کو چوری سے روکنے کے لئے یہ سزا بالکل بے معنی ہے ۔ لاہور سنٹرل جیل میں جا کر دیکھ لیجئے ۔ کہ چوری کے ملزم دوبارہ والے ۔ سہ بارہ والے ۔ چہار بارہ والے جیل میں موجود ہونگے ۔ جیل خانہ کی قید ان کے اخلاق کی اصلاح کر ہی نہیں سکتی ۔ اور اگر

اللہ تعالےٰ کی تجویز کردہ سزا چور کو دی جائے۔ تو روزانہ کم از کم دو مرتبہ کھانا کھانے کے وقت خود ملامت کریگا۔ بلکہ ہر لقمہ جو اُٹھائیگا۔ چوری کی سزا کے باعث دایاں ہاتھ جب کٹا ہُوا ہوگا تو نفس کو ملامت کریگا کہ اسے نفس اگر تو چوری نہ کرتا۔ تو نہ تیرا دایاں ہاتھ کٹتا۔ اور نہ تو بائیں ہاتھ سے کھاتا۔ اور اس ملامت کا احساس ہر لقمہ پر ہوگا۔ اور پھر نفس کو ملامت کرے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں دو ہاتھ دیئے تھے۔ دایاں کھانے وغیرہ اچھے کاموں کے لئے۔ اور بایاں ناک صاف کرنے یا استنجا کرنے کے لئے۔ اب تو اپنی شامتِ اعمال کے باعث اسی ہاتھ سے کھاتا ہے اور اسی سے ناک صاف کرتا ہے۔ اور اسی سے استنجا کرتا ہے۔

ایک اور سزا

چور کو ہر روز بلکہ دن کے ہر حصّہ میں سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں مرتبہ یہ سزا ملے گی۔ کہ جو شخص اس کا دایاں ہاتھ کٹا ہُوا دیکھے گا۔ اس کے ذہن میں فوراً یہ خیال آئے گا۔ کہ یہ شخص چور ہے۔ اگر کسی بازار سے گزرے گا۔ تو جس آدمی کی اس پر نگاہ پڑے گی وہ نگاہ پڑتے ہی اس کو ذلیل خیال کرے گا۔

اور ذلّت سُنئے

کہ چوری کے باعث جب دایاں ہاتھ کٹا ہُوا ہوگا۔ تو کوئی شخص نہ اس کو اپنے پاس بٹھانا پسند کرے گا اور نہ اپنے مکان میں ٹھہرانا پسند کرے گا۔ اور نہ اس پر کسی معاملہ میں اعتماد ہی کرے گا۔ اور نہ اس کو بدمعاش سمجھ کر کوئی شریف آدمی اپنی لڑکی اس کے نکاح میں دے گا۔

انشاء اللہ تعالےٰ

جب ایک چور کے ہاتھ کٹنے کے باعث اتنی ذلّتیں اس پر سوار ہو جائیں گی۔ تو سب کے کان کھڑے ہو جائیں گے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ چوری مفقود ہو جائیگی۔

ہاتھ کاٹنے کی سزا کا اور فائدہ ملاحظہ ہو

موجودہ حکمران چوروں کو قید کی سزا دیتے ہیں۔ جیلخانہ میں چوروں کو کھانا۔ بستر۔ دوائی بلکہ ڈاکٹر صاحب مشورہ دیں تو دودھ اور مکھن بھی ملتا ہے۔ یہ ساری سہولتیں گورنمنٹ اس روپے سے پُوری کرتی ہے۔

جو امن پسند اور شریف انسانوں سے بذریعہ ٹیکسوں کے وصول کرتی ہے۔ حاصل یہ نکلا کہ ایک طرف تو چوروں نے امن پسند شہریوں کو لوٹ کھایا۔ اور پھر حکومت نے شہریوں سے روپیہ وصول کرکے ان بدمعاشوں کی ہر ضرورتِ انسانی کو پورا کیا۔ ماشاءاللہ کیا عجیب انصاف ہے۔

حکمران طبقہ ہو یا دوسرے مسلمان

میرے بھائیو۔ یہ یاد رکھو۔ اللہ تعالےٰ کے احکام میں جو حکمتیں ہوتی ہیں۔ اگر آپ ان کو سمجھ لیں تو بھی غنیمت ہے۔ چہ جائیکہ آپ اس سے بہتر قانون بنا سکیں لہٰذا اگر صحیح معنی میں امن قائم کرنا چاہتے ہو۔ اور بدچلن انسانوں کو نیک چلن بنانا چاہتے ہو۔ تو اس کی فقط ایک ہی صورت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نازل کئے ہوئے قانون کو مان لو۔ اور وہ قرآنِ مجید ہے۔

یاد رکھو

سوائے قرآن مجید کے اور کوئی آسمانی کتاب دُنیا میں موجود نہیں ہے۔ اے انسان تیری تو فطرت میں یہ چیز داخل داخل ہے کہ تو عمدہ سے عمدہ چیز کا متلاشی رہتا ہے۔ تو پھر اپنے اخلاق کو سنوارنے یا دُنیا میں امن قائم کرنے کے لئے بہتر سے بہتر جو دُنیا میں راہ نما موجود ہے۔ اس کو کیوں اپنا دستور العمل نہیں بناتا۔

چوتھا مضمون

امتحان میں کامیاب ہونے والوں کے لئے رضاءِ الٰہی کا تمغہ اور جنّت ان کی قیامگاہ

(لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝)

سورہ المجادلہ رکوع ۳ پارہ ۲۸

ترجمہ۔ آپ ایسی کوئی قوم نہ پائیں گے۔ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اور ان لوگوں سے بھی دوستی رکھتے ہوں۔ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں۔ گو وُہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے۔ اور ان کو فیض سے قوّت دی ہے۔ اور وہ انہیں بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہُوا۔ اور وہ اس سے راضی ہوئے۔ یہی اللہ کا گروہ ہے۔ خبردار بے شک اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔ اللھم اجعلنا منھم۔

پانچواں مضمون

فیل ہونے والوں کے لئے غضبِ الٰہی کی پھٹکار اور جہنّم اُن کا ٹھکانا ہو گا۔

اِس اعلان کا ایک نمونہ بطورِ مثال ملاحظہ ہو

(وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝)

سورہ الفتح رکوع ۱ پارہ ۲۶

ترجمہ۔ اور تاکہ منافق مردوں اور عورتوں کو اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے۔ جو اللہ کے بارے میں بُرا گمان رکھتے ہیں۔ انہیں پر بُری گردش ہے۔ اور اللہ نے ان پر غضب نازل کیا۔ اور ان پر لعنت کی۔ اور ان کے لئے دوزخ تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔ اللھم لا تجعلنا منھم۔

وما علینا الا البلاغ واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم

فلسفہ زکوٰۃ!

زکوٰۃ کیوں فرض ہوئی۔ اسے کیوں اسلام کا ایک ضروری رکن قرار دیا گیا۔ قومی اور سیاسی نقطۂ نگاہ سے اس کی ضرورت اہمیت طریق ادائیگی مال کی تفصیل و تشریح اور نصاب کا تقرر وغیرہ تفصیل سے درج ہے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ برائے خرچہ ڈاک بھیجکر مفت طلب کریں (مینجر)

مجلس ذکر:۔ منعقدہ ۳ر شعبان ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۲ر فروری ۱۹۵۹ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

خدمتِ دین کا صحیح معیار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ عرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں اپنے دروازہ پر لاکر بٹھاتا ہے۔ جس کام کے لئے وہ لاتا ہے۔ وہ بڑا اہم ہے۔ عام طور پر مسلمان اس کام کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ عوام تو بجائے خود رہے خواص بھی نہیں سمجھتے۔ میں انگریزی والوں کو عوام میں اور علماء کو خواص میں شامل کرتا ہوں۔

وہ کام کیا ہے؟ اصلاحِ حال۔ علمائے کرام کی اصلاحِ قال تو ہو جاتی ہے۔ لیکن اصلاحِ حال ان کی بھی نہیں ہوتی۔ اصلاحِ حال کا نمونہ۔ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ الْاٰیۃ۔ (سورہ الاحزاب رکوع ۳ پ ۲۱)

ترجمہ (البتہ تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے۔) اس نمونہ کے مطابق ہم نے اپنے آپ کو ڈھالنا ہے۔ یہ مت سمجھئے کہ آپ علمائے کرام کے برابر ہیں۔ وہ تقریباً بارہ سال علم دین پڑھ کر آتے ہیں۔ آپ ۱۲ سال پڑھنے کے بعد اس مقام پر پہنچیں گے جہاں وہ اس وقت پہنچے ہوئے ہیں۔ میں تو ان کو آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ ان کو بھی اصلاحِ حال کی ضرورت ہے۔ لیکن آپ کو ان سے بھی زیادہ اصلاحِ حال کی ضرورت ہے۔ ہمارے ہاں پیسہ نہ ہو تو دُلّا کہلاتا ہے پیسہ آجائے تو وہی شخص میاں عبداللہ صاحب بن جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں نہ ظاہری حسن اور نہ دولت کی قیمت ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محرم راز ہیں۔ آپ اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ (رواہ مسلم) (باب الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ)

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے۔)

اس کو کسی نے یوں بیان کیا ہے ؎
سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا
سُرخ وسفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا

اللہ تعالیٰ کے ہاں سیرت محبوب ہے۔ بلال رضؓ حبش کے باشندہ تھے۔ کالا رنگ۔ موٹے موٹے ہونٹ اور گھنگھریالے بال تھے۔ ایک کافر کے غلام تھے۔ صدیق اکبر رضؓ کو رحم آیا تو آپ نے خرید کر آزاد کر دیا۔ حسب ونسب کا پتہ نہیں۔ کیونکہ کتابوں میں ان کا حسب نسب نہیں دیا ہوا۔ گویا وہ نہ ظاہری حسن کے مالک ہیں۔ اور نہ دولت مند ہیں۔ لیکن انہوں نے احد احد ایسا پڑھا کہ ساری دُنیا کے کافر قربان کر دیئے جائیں تو ان کی اس ایک خوبی کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ جس کافر کے آپ غلام تھے۔ اس نے آپ کا امتحان لیا۔ گرم ریت پر لٹاتا اور اوپر گرم پتھر رکھ دیتا۔ لیکن آپ نے احد احد نہ چھوڑا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اتنے محبوب ہیں۔ کہ ابھی زندہ ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بہشت میں ایک اور بلال رضؓ بناکر رکھا ہے۔ حضور انور صلعم بہشت میں بلال کو دیکھ کر آئے ہیں۔ آپ تو اپنے اعزہ و اقرباء کے مردہ فوٹو بناکر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو مردہ فوٹو کی کیا ضرورت ہے۔ جب وہ زندہ مجسّمہ بنا سکتا ہے۔

ہم یہاں ہر جمعرات کو اصلاحِ حال کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ عوام اور خواص، جاہل اور عالم سب کو اصلاحِ حال کی ضرورت ہے عوام اور جاہلوں کو تو جانے دیجئے۔ علمائے کرام کو بھی اصلاحِ حال کا احساس نہیں ہوتا۔ کسی بات کو عقیدۃً ماننا اور چیز ہے۔ اور بصیرتاً ماننا اور چیز ہے۔ دونوں میں فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان اور رسول اللہ کے ارشادات کو عقیدتاً تو جاہل بھی مانتا ہے۔ لیکن بصیرتاً ہمارا رسمی عالم بھی نہیں جانتا۔ رسمی عالم جب کسی اللہ والے کی صحبت میں رہ کر اپنی تربیت کرائے گا۔ اور اس کی اصلاحِ حال ہو جائے گی۔ تو پھر وہ بصیرتاً مانیگا رام چندر ایک آریہ تھا۔ وہ اعلیٰ درجہ کا قاری تھا۔ اس کو حدیثیں بھی بڑی یاد تھیں۔ اس نے ایک دفعہ لاہور کے علماء کو چیلنج دیا تھا ہر عالم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے حضرت مولانا شمس الحق صاحب کو اس کے مقابلہ کے لئے بھیجا تھا۔ حضرت مولانا ان دنوں ہمارے مدرسہ قاسم العلوم میں مدرس تھے۔ وہ دیوبند بعد میں تشریف لے گئے تھے۔ اور پھر وہاں سے قلات تشریف لے گئے جہاں وہ وزیر معارف تھے۔ اصلاحِ قال تو رام چندر کی بھی ہو چکی تھی۔ علمائے کرام کی ہوگئی تو کیا ہوا۔ اصلاحِ حال زیادہ ضروری ہے۔ اصلاحِ حال سے بصیرت پیدا ہوتی ہے۔ صاحب بصیرت دھوکہ نہیں کھا سکتا اندھے کو آپ سیاہ رنگ کو سبز کہ دیں گے۔ تو وہ دھوکا کھا جائے گا لیکن بینا کبھی دھوکا نہیں کھائے گا۔ وہ سیاہ اور سبز رنگ میں تمیز کر سکتا ہے۔ اسی طرح صاحب بصیرت کھرے اور کھوٹے میں تمیز کر سکتا ہے۔ وہ گمراہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ان کی اصلاحِ حال نہ ہو تو علمائے کرام کو بھی گمراہ کرنے والے کئی مضل مل جاتے ہیں۔ میں کہا کرتا ہوں کہ میرا صوبہ پنجاب کوڑھی خطہ ہے۔ جہاں مضل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ایک مر گیا تو دوسرا پیدا ہو گیا۔ جس کا دماغ خراب ہو جاتا تھا۔ اور انگریز اس کو (Unfit) کرکے نکال دیتا تھا۔ وہ ہمارا مصلح بن جاتا تھا۔

ایک مرتبہ میں منٹگمری گیا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا۔ جس کی داڑھی پر کھدر کا توبرا چڑھا ہوا تھا۔ مجھے ایک دوست نے بتلایا کہ یہ رَجُلُ یسعیٰ ہے۔ جس نے نبوت کا دعوے کر رکھا ہے۔ وہ پٹواری تھا۔ جب اس کا دماغ خراب ہو گیا تو گورنمنٹ نے اسے نکال دیا۔ وہ رسالے لکھوا کر چھپواتا تھا اور میرے پاس بھی بھیجوایا کرتا تھا۔ میرے پنجاب میں جتنے احمق اور نالائق بچے مائیں جنتی ہیں۔ شاید ہی ہندو پاکستان کے کسی صوبہ میں جنتی ہوں۔ یہاں جو بھی مضل آتا ہے۔ اس کو ماننے والے بھی مل جاتے ہیں۔

علمائے کرام پہلے کتاب و سنّت کو عقیدتاً مانتے ہیں۔ اصلاحِ حال ہو جانے کے بعد بصیرت سے مان سکتے ہیں۔ اس کے بعد ایک منٹ میں ہادی اور مضل میں تمیز کر سکتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے بینا ایک لاکھ میں ایک بھی نہیں۔ لاہور کی آبادی ۱۴ لاکھ ہے۔ اگر ایک لاکھ میں ایک بینا بھی ہوتا۔ تو لاہور میں ۱۴ تو ہونے چاہئیں۔ اگر ۱۴ ہوتے تو نہ کفر رہتا۔ اور نہ شرک رہتا۔ اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ آپ کہتے ہیں۔ بینا سارے، اندھا کوئی کوئی۔ میں کہتا ہوں اندھے سارے بینا کوئی کوئی۔ جب تمہیں ان کی ضرورت نہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی کیوں توہین کرائے جوہری وہاں آکر جواہرات کی ڈبیا کھولتا ہے۔ جہاں ان کی مانگ ہو۔ چاندنی چوک

دہلی میں جوہریوں کی دکانیں اس لیئے زیادہ ہیں کہ وہاں سے نواب اور مہاراجے گزرتے تھے۔ جوہری دیہات میں نہیں جاتے وہاں گاجر مولی بیچنے والے جاتے ہیں۔ اگر تمہیں ضرورت ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ لاکھوں پیدا کر سکتا تھا۔ اب اس نے اپنے بندے اتمام حجت کے لیئے رکھے ہوئے ہیں تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو۔

رَبَّنَا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ الآیۃ

(سورہ المائدہ رکوع ۳ پ ۶)

اسی قسم کے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی برکت سے اسلام زندہ اور تابندہ رہا ہے۔ آج بھی ہے۔ اور قیامت تک رہے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنی اصلاح حال کی توفیق عطا فرمائے

آمین یا الہ العالمین

یہی تزکیۂ نفس ہے۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو تزکیۂ نفس کے مخالف ہیں۔ اگر صوفیائے عظام نہ ہوں تو روس کا ایک کمیونسٹ نوجوان تمہارے اسلام کو پھونکوں سے اڑا سکتا ہے۔ صوفیائے عظام اس کو منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں۔ اسلام کی حفظ و بقا و باطن کے اندھوں سے نہیں ہے۔ بلکہ ان حضرات کی برکت سے ہے۔ جو باطن کے بینا ہوتے ہیں ؛

یہ تو تمہید ہی تھی۔ اصل چیز اب عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ط

(سورۃ الذاریت رکوع ۳ پ ۲۷)

ترجمہ:۔ اور میں نے جن اور انسانوں کو جو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لیئے ؛

اس کلام کا زور عربی دان ہی سمجھ سکتے ہیں انگریزی دان نہیں سمجھ سکتے۔ ما اور اِلَّا کلمہ حصر کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بندگی کے سوا جنوں اور انسانوں کی خلقت کا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ یہ قال اس وقت تک حال نہیں بنتا جبتک کسی اللہ والے کی صحبت نصیب نہ ہو۔ صحبت کے بغیر یہ قال حال نہیں بنتا، نہیں بنتا، نہیں بنتا۔

میں نے کئی مرتبہ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی توہین کرنے والے لاہوریوں کو ڈانٹا تھا کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔ انہیں شیخ الہند کہ کر ان کی توہین کرتے ہو۔ اور چار چار پانچ پانچ میل سے وعظ میرے سننے کے لیئے آتے ہو۔ میرا بصیرت سے یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مدنی رح کی دنیا میں نظیر نہ تھی۔ وہ ظاہر کے فاضل اجل اور باطن کے کامل اکمل تھے۔ دیو بند ازہر ہند ہے۔ لیکن زہد و تقویٰ میں دیو بند کا درجہ ازہر سے بڑھا ہوا ہے۔ مولانا عرض محمد صاحب کوئٹہ والوں نے مجھے بتایا۔ کہ جب میں دورہ حدیث پڑھنے دیو بند گیا تو بہت سے طلبا نے حضرت مدنی رح سے بیعت کی درخواست کی۔ میں نے درخواست نہ کی۔ لیکن۔ دوسرے طلباء کے ساتھ میں بھی چلا گیا۔ ان کی بیعت سے فارغ ہونے کے بعد حضرت رح میری طرف متوجہ ہوئے پہلے تو مذاق فرماتے رہے۔ پھر اپنا رومال میرے ہاتھ میں دیدیا۔ میرا رومال پکڑنا تھا کہ میری چیخیں نکل گئیں۔ حضرت رح کے مزاج میں پہلے ظرافت تھی۔ لیکن تقسیم کے بعد ظرافت نہ رہی تھی۔ اکثر روتے رہتے تھے۔ کیونکہ ہم نے سوچا کچھ تھا۔ اور ہو کچھ گیا۔ ع

ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال۔

میں عرض کر رہا تھا کہ اصلاح حال ہادی کی صحبت میں ہوتی ہے۔ اصلاح حال ہو جائے تو انسان کا ہر کام رضائے الٰہی کے لیئے ہوتا ہے۔ پھر یہ اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے۔ بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے۔ اولاد کی تعلیم و تربیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے۔ بیوی کو نان و نفقہ دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے مگر عام طور پر جب تک مدت مدیدہ تک کسی ہادی کی صحبت میں تربیت نہ پائے اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب محبوب اور مقصود نہیں بنتی۔ ایک مولوی صاحب کو میں نے کہا کہ میرا وقت چونکہ آپ کیلئے وقف ہے۔ آپ ایک طالب علم کو سبق پڑھا دیا کریں۔ یہ کہ کر میں ابھی چند قدم ہی گیا تھا کہ مجھے رقعہ دیتے ہیں جس میں لکھا تھا کہ میرا خیال رکھنا۔ دورہ تفسیر کے لیئے آئے تھے۔ مکان انجمن کا تھا۔ کھانا، کاغذ قلم، دوات، صابن تیل وغیرہ سب کچھ انجمن سے ملتا تھا۔ ایک دوسرے مولوی صاحب ایک دن انجمن کی منتظمہ کمیٹی کے دو ممبروں کو ساتھ لے کر میرے پاس آئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کیسے تشریف لائے ہیں تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ آپ نے مولوی صاحب سے سبق پڑھوایا ہے۔ اور ان کو دیا کچھ نہیں۔ حالانکہ میں اُن کا استاد تھا۔ اور انجمن ان کی تمام ضروریات کی کفیل تھی۔ کیونکہ وہ دورۂ تفسیر پڑھنے کے لیئے آئے تھے۔

اصلاح حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنی اصلاح حال کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین یا الہ العالمین

صحیح معنوں میں وہی شخص خدمت دین کر سکتا ہے۔ جو "بشرط لاشئ" کے اصول پر عمل کرے یعنی شرط یہ کرے کہ میں کچھ نہیں لوں گا۔ اللہ تعالیٰ جہاں سے چاہے مجھے دلائے سورۂ شعراء پڑھ کر دیکھیئے اللہ تعالےٰ نے سب بڑے بڑے انبیاء علیہم السلام سے یہ اعلان کروایا ہے۔

وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

(سورہ الشعراء رکوع ۶ پ ۱۹)

ترجمہ:۔ اور میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ میری مزدوری تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے)

حضور انور صلعم سے بھی اللہ تعالیٰ نے اس قسم کا اعلان کروایا ہے۔ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَاءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِيْلًا ط (سورہ الفرقان رکوع ۵ پ ۱۹)

ترجمہ:۔ کہدو میں اس پر تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ مگر جو شخص اپنے رب کی طرف راستہ معلوم کرنا چاہے)

اگر آپ لیں گے نہیں تو کھائیں گے کہاں سے!

اس کا جواب متصل والی آیت میں دیتے ہیں۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ الآیۃ

ترجمہ:۔ اور تم اس زندہ خدا پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا۔)

یہ تسلسل چلی آرہی ہے۔ خدمت دین صحیح طور پر فقط وہ عالم کر سکتا ہے۔ جو عوام سے بے طمع ہو کر دین کی خدمت کرے۔ جب اللہ والوں کی صحبت میں رنگ چڑھ جاتا ہے۔ تو انسان ماسوا اللہ سے کٹ جاتا ہے۔ اسی لیئے میں کہا کرتا ہوں کہ اللہ والوں کے جوتوں کی خاک میں سے وہ موتی ملتے ہیں۔ جو بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں ہوتے۔ نہیں ہوتے، نہیں ہوتے۔ ان میں سے ایک موتی ہے۔

انقطاع عن الخلق واحتیاج الی اللہ ط

(مخلوق سے کٹ جانا اور اللہ تعالیٰ کا محتاج ہو جانا)

اگر کافر دن بھر کام کرانے کے بعد شام کے وقت مزدور کو مزدوری دے دیتا ہے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کرنے والوں کی ضروریات پورا نہ کرے گا؟ ضرور کرے گا۔ جیساکہ فارسی میں کسی نے کہا ہے۔

دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا الہ العالمین۔

رمضان المبارک

قرآن پاک کے ہدیوں میں خاص رعایت

از یکم فروری تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء

رعایتی فہرست فوراً مفت طلب فرمایئے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

ایم عبدالرحمن صاحب لودھیانوی

معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ قانونِ عادتِ عامہ کے خلاف تو ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے قانون کے خلاف نہیں ہوتا۔ اس کام کے کرنے کی فقط اللہ تعالےٰ کو تو طاقت ہوتی ہے۔ اور کوئی نہیں کرسکتا۔ معجزے کے باعث اللہ تعالےٰ سچے مدعیٔ نبوت کا وہ رتبہ تمام جہان پر واضح کر دیتا ہے۔ جو کہ اس کے یہاں اس کو حاصل ہے۔ معجزہ کوئی فن نہیں۔ جب کوئی فعل اللہ تعالےٰ بدوں اسباب کسی مدعیٔ نبوت کے ہاتھوں بظاہر فرما دے معجزہ کہلاتا ہے۔ خواہ وہ جنسِ افعال سے ہو یا جنسِ اقوال سے۔ نجوم، کہانت، مسمریزم، سحر اور شعبدہ کی طرح معجزہ کوئی فن نہیں ہے جو کہ تعلیم و تعلّم سے حاصل ہوتا ہو۔ معجزہ میں نہ تعلیم و تعلّم ہے نہ انبیاء کا کچھ اختیار اس میں چلتا ہے۔ نہ معجزہ صادر کرنے کا کوئی خاص ضابطہ اور قاعدہ ان کو معلوم ہے کہ جب چاہیں ویسا ہی عمل کر کے ویسا ہی معجزہ دکھلا دیا کریں۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائشی نشانات طلب کئے گئے تو حق تعالےٰ نے فرما دیا کہ اے رسول! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں رسول تو ہوں مگر بشر رسول ہوں (خدا نہیں ہوں)

معجزہ تو بشر کا فعل نہیں ہے خدا کا فعل ہے میرے قبضہ میں یہ نہیں۔ کہ جو تم چاہو دیدوں بلکہ جس قدر خدا میری تصدیق کی علامات کے طور کافی اور مناسب جانتا ہے ظاہر کرتا ہے۔

۱۔ معجزات میں سے آپ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے۔ پونے چودہ سو سال سے قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ سب فصیح و بلیغ عربی دان جمع ہو جاؤ تمام دنیا کے انسانوں کو جمع کر لو بلکہ انسانوں کے ساتھ دوسری مخلوقات (جنّات) وغیرہ کو بھی شامل کر لو۔ ایک چھوٹی سی سورۃ اس کے مقابلہ میں بنا لاؤ لیکن یاد رکھو کہ تم ہرگز نہیں بنا سکو گے۔

(فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝)

پارہ ۱ رکوع ۳

عرب کے لوگ بولنے میں اور زبان کی فصاحت میں اپنے سوا تمام دنیا کو گونگا سمجھتے تھے۔ مگر قرآن کے مقابلہ میں اُن کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔ دماغ مفلوج ہو گئے۔ لیکن اس سہل ترین اور فیصلہ کن مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔

ہر نبی کو اکثر وہ معجزات عطا ہوتے تھے کہ جن کا اُس زمانہ میں چرچا ہوتا تھا۔ موسےٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو کا زور تھا۔ اُن کو ید بیضا اور عصا ملا۔ جس سے تمام جادوگروں کا ناطقہ بند ہو گیا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے عہد میں جالینوس کی طب کا بڑا چرچا تھا۔ اُن کو مُردہ زندہ کرنے اور بیمار کو تندرست کرنے کا معجزہ ملا جس سے اطبّا عاجز آ گئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عرب کے لوگ فصاحت و بلاغت اور شعر گوئی میں عجب یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ اچھے فقروں پر عرب کو وجد آتا تھا پس اس لئے آپ کو وہ کتاب ملی جس سے تمام عرب حیرت میں آ گئے۔ اور سحرِ مبین کہنے لگے۔

قرآن سے بڑھ کر کونسی آیات ہونگی اور اس سے زیادہ عظیم الشان معجزہ کونسا ہوگا۔ جو سارے جہان کے لئے بصیرت افروز حقائق و مواعظ کا خزانہ اور ایمان لانے والوں کے لئے خاص قسم کی ہدایت و رحمت کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اسی کو تم کب ماننے کے لئے تیار ہوئے ہو جو فرمائشی آیات کو تسلیم کروگے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا ہر پیغمبر کو اتنے معجزات عطا کئے گئے کہ جن کو دیکھ کر لوگ اس پیغمبر پر ایمان لے آئیں۔ اور اُن کے معجزات اُنہی کے زمانہ تک محدود رہے۔ لیکن مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا ہے وہ قرآن ہے جو قیامت تک قائم رہے گا۔ اس لئے مجھے اُمید ہے کہ میرے امّتی قیامت کے دن سب سے زائد ہوں گے۔

۲۔ معراج شریف کا واقعہ بھی ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ جبکہ حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنے مقرب ترین بندہ حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے کچھ حصّہ میں سے مکّہ شریف سے بیت المقدس میں لے گیا اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کرائی۔ سدرۃ المنتہیٰ تک آپؐ تشریف لے گئے۔ اور آپؐ نے دیکھا کہ سدرۃ المنتہیٰ پر کچھ عجیب چیزیں چھائی ہوئی ہیں۔ یعنی سونے کی ٹڈیاں چاروں طرف سے چھائی ہوئی ہیں۔ آپ کو وہاں تین چیزیں عطا کی گئیں۔ (۱) پنجوقتہ نماز (۲) سورہ بقرہ کی آخری آیات اور (۳) یہ حکم کہ آپ کی امت میں سے جو شخص شرک نہ کرے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول پاکؐ نے ارشاد فرمایا۔ میں مقامِ حجر (حطیم) میں کھڑا ہوا تھا۔ اور قریش نے بیت المقدس کی کچھ ایسی چیزیں مجھ سے دریافت کیں جو مجھے یاد نہ تھیں۔ مجھے اس سوال سے ایسا اضطراب ہوا کہ کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ فوراً خدا تعالےٰ نے میری نظر کے سامنے سے پردے اُٹھا لئے۔ اب جو کچھ قریش مجھ سے دریافت کرتے رہے بتاتا رہا۔ شب معراج میں میں نے اپنے آپ کو انبیاء کی جماعت کے ساتھ دیکھا۔ موسےٰؑ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے عیسےٰؑ بھی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے عروہ بن مسعود ثقفی کی صورت اُن کی شکل سے بہت زیادہ ملتی جلتی ہے۔ میں نے ابراہیمؑ کو دیکھا جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور اُن کی شکل تمہارے دوست کی شکل سے بہت مشابہ تھی۔ اتنے میں نماز کا وقت آ گیا میں نے سب کی امامت کی۔ جب میں نماز سے فارغ ہو گیا تو کسی کہنے والے نے کہا۔ محمدؐ! یہ مالک داروغہ دوزخ ہے ان کو سلام کرو۔ میں نے اُن کی طرف پھر کر دیکھا تو اُنہوں ہی نے ابتداءً سلام کیا۔

۳۔ چند مسلمان مکّہ والوں کے مظالم سے تنگ آ کر ہجرت کر گئے تھے آخر آپؐ کو بھی ہجرت کا حکم ہوا۔ مشرکین کا آخری مشورہ یہ قرار پایا تھا کہ ہر قبیلہ کا ایک ایک نوجوان منتخب ہو، اور وہ سب مل کر بیک وقت تلواروں کی ضرب لگائیں تا کہ اگر خونبہا دینا پڑے تو سب قبائل پر تقسیم ہو جائے اور بنی ہاشم کی یہ ہمّت نہ ہو کہ خون کے انتقام میں سارے عرب سے لڑائی مول لیں۔

جس شب میں اس ناپاک کارروائی کو عملی جامہ پہنانے کی تجویز تھی حضورؐ نے اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو لٹایا تاکہ لوگوں کی امانتیں احتیاط سے آپ کے بعد لوگوں کے حوالہ کردیں۔ حضرت علیؓ کی تسلّی فرمائی کہ تمہارا بال بیکا نہ ہوگا۔ پھر خود بنفس نفیس ظالموں کے ہجوم میں سے اُن کی آنکھوں میں خاک جھونکتے ہوئے صاف نکل آئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ساتھ لیا۔ اور مکّہ سے چند میل ہٹ کر غار ثور میں قیام فرمایا۔ یہ غار پہاڑ کی بلندی پر ایک بھاری مجوف چٹان ہے جس میں داخل ہونے کا صرف ایک راستہ تھا وہ بھی ایسا تنگ کہ انسان کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر اُس میں گھس نہیں سکتا۔ صرف لیٹ کر داخل ہونا ممکن تھا اوّل حضرت ابوبکرؓ نے اندر جاکر اُسے صاف کیا۔ سب سوراخ کپڑے سے بند کئے کہ کوئی کیڑا کانٹا گزند نہ پہنچا سکے۔ ایک سوراخ باقی تھا اُس میں اپنا پاؤں اڑا دیا۔ سب انتظام کرکے حضورؐ سے اندر تشریف لانے کو کہا۔ آپؐ صدیقؓ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر استراحت فرما رہے تھے۔ کہ سانپ نے ابوبکرؓ کا پاؤں ڈس لیا۔ مگر صدیقؓ پاؤں کو حرکت نہ دیتے تھے۔ مبادا حضورؐ کی استراحت میں خلل پڑے۔ جب آپؐ کی آنکھ کھُلی اور قصّہ معلوم ہُوا تو آپؐ نے لعاب مُبارک صدیقؓ کے پاؤں کو لگا دیا۔ جس سے فوراً شفا ہوگئی۔ اُدھر کفّار قائف کو ہمراہ لے کر جو نشانِ قدم کی شناخت میں ماہر تھا۔ حضورؐ کی تلاش میں نکلے۔ اُس نے غارِ ثور تک نشانِ قدم کی شناخت کی مگر خدا کی قدرت کہ غار کے دروازے پر مکڑی نے جالا تن لیا۔ اور جنگلی کبوتر نے انڈے دیدیئے۔ یہ دیکھ کر سب نے قائف کو جھٹلایا اور کہنے لگے کہ یہ مکڑی کا جالا تو محمدؐ کی ولادت سے بھی پہلے کا معلوم ہوتا ہے۔ اگر اندر کوئی داخل ہوتا تو یہ جالا اور انڈے کیسے صحیح وسالم رہ سکتے تھے۔ ابوبکر صدیقؓ کو اندر سے کفّار کے پاؤں نظر پڑتے تھے۔ اُنہیں فکر تھی کہ جان سے زیادہ محبوب جس کے لئے سب کچھ فدا کر چکے ہیں دُشمنوں کو نظر نہ پڑ جائیں۔ گھبرا کر کہنے لگے۔ کہ یا رسول اللہؐ اگر ان لوگوں نے ذرا جھک کر اپنے قدموں کی طرف نظر کی تو ہم کو دیکھ پائیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا ابوبکرؓ! تیرا کیا خیال ہے اُن دو کی نسبت جن کا تیسرا اللہ ہے یعنی جب اللہ ہمارے ساتھ ہے تو پھر کس کا ڈر ہے۔ اس وقت حق تعالےٰ نے ایک خاص قسم کی کیفیت سکون و اطمینان حضورؐ کے قلب مبارک پر اور آپ کی برکت سے ابوبکرؓ کے قلب مقدس پر نازل فرمائی۔ اور فرشتوں کی فوج سے حفاظت تائید کی۔ یہ اُسی تائید غیبی کا کرشمہ تھا۔ کہ مکڑی کا جالا جسے "اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ" بتلایا ہے۔ بڑے بڑے مضبوط و مستحکم قلعوں سے بڑھ کر ذریعہ تحفظ بن گیا۔ اس طرح خُدا نے کافروں کی بات نیچی کی۔ اور اُن کی تدابیر خاک میں ملادیں۔ آپ تین روز غار میں قیام فرماکر بعافیت تمام مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ بے شک انجام کار خُدا ہی کا بول بالا رہتا ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے اور اُس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ (مولانا عثمانیؒ)

۴ - اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ
پ ۲۷ ع ۸ نزدیک آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔

ہجرت سے پیشتر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ کُفّار کا مجمع تھا۔ اُنہوں نے آپ سے کوئی نشانی طلب کی۔ آپ نے فرمایا آسمان کی طرف دیکھو ناگاہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا۔ ایک ٹکڑا اُن میں سے مغرب کی طرف اور دُوسرا مشرق کی طرف چلا گیا۔ بیچ میں پہاڑ حائل تھا۔ جب سب نے خوب اچھی طرح یہ معجزہ دیکھ لیا۔ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے۔ کفّار کہنے لگے کہ محمدؐ نے چاند پر یا ہم پر جادو کر دیا ہے۔ اس معجزہ کو شق القمر کہتے ہیں اور یہ ایک نمونہ اور نشانی قیامت کی تھی۔ کہ آگے سب کچھ یوں ہی پھٹے گا۔ طحاوی اور ابن کثیرؒ وغیرہ نے اس واقعہ کے تواتر کا دعوٰے کیا ہے۔ اور کسی دلیل عقلی سے آج تک اس طرح کے واقعات کا محال ہونا ثابت نہیں کیا جا سکا۔ اور محض استبعاد کی بناء پر ایسی قطعی الثبوت چیزوں کا رد نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ استبعاد تو اعجاز کے لئے لازم ہے۔ روز مرّہ کے معمولی واقعات کو معجزہ کون کہے گا۔

۵ - بدر کا معرکہ فی الحقیقت مسلمانوں کے لئے بہت ہی سخت آزمائش اور عظیم الشان امتحان کا موقعہ تھا۔ وہ تعداد میں تھوڑے تھے۔ بے سروسامان تھے۔ فوجی مقابلہ کے لئے تیار ہوکر نہ نکلے تھے۔ مقابلہ پر ان سے تگنی تعداد کا لشکر تھا۔ جو پورے ساز و سامان سے کبر و غرور کے نشہ میں سرشار ہوکر نکلا تھا۔ مسلمانوں اور کافروں کی یہ پہلی ہی قابل ذکر ٹکر تھی۔ پھر صورت ایسی پیش آئی کہ کُفّار نے پہلے سے اچھی جگہ اور پانی پر قبضہ کرلیا۔ مسلمان نشیب میں تھے۔ ریت بہت زیادہ تھی جس میں چلتے ہوئے پاؤں دھنستے تھے۔ گرد و غبار نے الگ پریشان کر رکھا تھا۔ پانی نہ ملنے سے ایک طرف غسل و وضو کی تکلیف اور دوسری طرف تشنگی ستا رہی تھی۔ یہ چیزیں دیکھ کر مسلمان ڈرے کہ بظاہر آثار شکست کے ہیں۔ شیطان نے دلوں میں وسوسہ ڈالا کہ اگر واقعی تم خُدا کے مقبول بندے ہوتے تو ضرور تائیدِ ایزدی تمہاری طرف ہوتی۔ اُس وقت حق تعالےٰ نے زور کا مینہ برسایا جس سے میدان کی ریت جم گئی۔ غسل وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی کی افراط ہوگئی۔ حق تعالےٰ

نے سلمانوں پر ایک قسم کی غنودگی طاری کر دی۔ آنکھ کھُلی تو دلوں سے سارا خوف و ہراس جاتا رہا۔

مدرسہ عربیہ دارالعلوم ربانیہ۔ بستی ریاض المسلمین پل سونڈھ ضلع لائل پور کا انیسواں

سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۱ر۱۲ر۱۳ر شعبان مطابق ۲۰ر۲۱ر۲۲ر فروری ۱۹۵۹ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے

خادم اہل اسلام

(مولوی) عبد الغنی نائب مہتمم مدرسہ

مُفید دینی کتب

تصانیف مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہم		تصانیف مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ	
حکایات صحابہؓ	۱۲	علم وعمل	۶
فضائل ذکر	۱۲	تعلیم الدین مکمل	۸
فضائل قرآن مجید	۱۲	دُنیا و آخرت	۶
فضائل نماز	۱۳	اصلاح الرسوم	۱۲
فضائل رمضان	۹	صفائی معاملات	۶
فضائل حج	۱۲	الاکسیر فی اثبات التقدیر	۱۲
فضائل صدقات (حصہ اوّل)	۴	غلط مسئلے	۳
″ (حصہ دوم)	۴	اسلام اور عقلیات حصہ اوّل	۶
فضائل تبلیغ	۶	″ ″ دوم	۴
فضائل درود شریف	۸	حیات المسلمین مع شرح ومقدمہ	۱۲
الرفیق فی سواء الطریق	۳	سیرت اشرفؒ	۱۲

خرچہ بذمہ خریدار

مہتمم ادارہ احیاء السنت متصل مسجد خواجگان اندرون پاک دروازہ ملتان شہر

لال دین صاحب اخگر

حلقہ احباب

قسط نمبر ۱۴

اختر ۔ مولوی صاحب پھر تو اپنی اصلاح کے لئے بزرگانِ حق آگاہ کی صحبت میں جانا ازبسکہ ضروری ہے ۔

عبدالرشید ۔ کیوں نہیں بلکہ وہ لوگ جو مدارسِ عربیہ کی متداولہ درسی کتب کے فارغ التحصیل عالم لوگ ہوتے ہیں وہ بھی جب تک صوفیانِ پاکباز کی صحبت میں مدت مدید تک آمد و رفت نہ رکھیں تو وہ بھی اپنی باطنی اصلاح سے محروم رہتے ہیں ۔

جاوید ۔ علم کتابی ان لوگوں کی کوئی رہنمائی نہیں کرتا ہے ۔ کیا دینی کتابیں پڑھنے سے بھی ان کی باطنی اصلاح نہیں ہوتی ؟

عبدالرشید ۔ فقط کتابیں اُن کی باطنی اصلاح نہیں کرتیں ۔ اُن کو فلسفیانہ موشگافیوں ۔ عالمانہ تنقیدات ۔ محققانہ بحث و تمحیص اور مناظرانہ استدلالات سے آگاہ تو ضرور کرتا ہے اور اس سے دماغی قوتیں انتہائی درجہ تک جلا پاتی ہیں ۔ مگر دل کی دُنیا پھر بھی سوئی رہتی ہے ۔ اس کی بیداری مقصود ہو تو کسی صاحبِ باطن کے پاس مریدانہ عقیدت سے جانا اور اس کے سامنے برسوں تک زانوئے ادب تہ کرنا اور پھر اس کے ارشادات گرامی کی پوری پوری پیروی کرنا نہایت ضروری ہے ۔ ؎

دلِ بیدار فاروقی ۔ دل بیدار کرّاری
مسِ آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری
دلِ بیدار پیدا کر کہ دل خوابیدہ ہے جب تک
نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب ہے کاری

(حاضرین میں جاوید ۔ سعید اختر اور مسعود کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہیں ۔ کیونکہ وہ اقبال مرحوم کے ان اشعار کی قیمت جانتے ہیں ۔ مولوی عبدالرشید صاحب اس موقعہ کو غنیمت جان کر علامہ مرحوم کے چند اور اشعار پیش کرتے ہیں ۔

حضرات یہی وجہ ہے کہ علامہ اقبال نے تمام دُنیا کے ہر طبقہ کو مردانِ پاکباز کی صحبت میں حاضر ہونے اور اصلاحِ باطن کرانے کی ترغیب ان الہامی الفاظ میں دی ہے ؎

پرورش دل کی اگر مدِّ نظر ہے تجھ کو
مردِ مومن کی نگاہ غلط انداز ہے بس

حضرت مولانا روم اس مقام پر فرماتے ہیں:
ع پیشِ مردِ کاملے پامال شو

اے مسلمان اگر تجھ کو نجاتِ اُخروی کی ضرورت ہے تو کسی صاحبِ باطن بزرگ کے ساتھ خادمانہ ربط پیدا کر لے ۔ اور پھر اپنی شخصیت کو ۔ خیالات کو جذبات کو اس کی شخصیت اور خیالات میں فنا کر دے ۔ پھر دیکھ کہ روحانی منازل کس سرعت سے طے ہوتے ہیں ۔ اور اخذِ فیض کی قوّت کس قدر زیادہ ہوتی ہے ۔ جہاں تک اطاعتِ شیخ کا تعلق ہے حافظ مرحوم کا وہ شعر ہر موقعہ پر یاد آتا ہے

بمے سجّادہ رنگیں کن ۔ گرت پیرِ مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسمِ منزلہا

جاوید ۔ مولوی صاحب ۔ کیا پیرانِ کامل ہر عیب سے پاک ہوتے ہیں ؟

مولوی عبدالرشید ۔ عصمت فقط انبیاء کرام کو حاصل ہوتی ہے ۔ لہٰذا ان قدسی نفوس کے علاوہ اولادِ آدم میں کسی کے بے عیب ہونے کا کوئی دستور و آئین نہیں ۔ ہاں اگر اللہ تعالےٰ کسی کو ہر طرح کی لغزش سے پاک رکھے تو اس کا فضل و کرم ہے ۔ لیکن یاد رہے ۔ بزرگانِ خدا آگاہ کی نکتہ چینی کے خیال سے اُن کی صحبت میں نہ جائے کیونکہ

خطائے بزرگاں گرفتن خطا

بلکہ اپنی غلطیوں پر نظر رہے اور اُن کی صحبت میں ذکرِ الٰہی میں شاغل رہے ۔

علّامہ اقبال مرحوم کی عارفانہ پند و نصائح پر اگر کالج کے نوجوان عمل کرتے ۔ تو آج پاکستان میں بسنے والی قوم دُنیا بھر میں معزّز ممتاز ہوتی ۔ مسلمان کی چھنی ہُوئی عظمت اس کو دوبارہ دی جاتی ۔

سُنئے ! ہم عقل کے دیوانوں اور ظاہر پرست افراد کو اس شعر میں کیا سبق دے گئے ہیں ؎

صحبتِ پیرِ روم سے مجھ پہ ہُوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب ۔ ایک کلیم سر بکف

عقلی ٹامک ٹوئیے مارنے والے لاکھوں حکیموں کی متفقہ کوششیں اُن مقامات کی خبر سے بھی ناآشنا ہیں ۔ جن پر کلیم وقت بڑھ بڑھ کر قدم مارتا ہُوا آگے جاتا ہے ۔

اور ساتھ ہی پہلے مصرع میں فرماتے ہیں کہ حکیم اور کلیم کی منزلوں کا فرق مجھ پر اگر واضح ہُوا ہے تو فقط اپنے روشنضمیر پیرِ طریقت حضرت مولانا روم رح کی صحبت میں ہُوا ہے ۔

بال جبریل کی ایک نظم میں ارشاد فرماتے ہیں ؎

حدیثِ دل کبھی درویش بے گلیم سے پوچھ
خدا کرے تجھے تیرے مقام سے آگاہ

حقیقت ہے شاعرِ مشرق نے اولیاء کرام کی صحبت میں رہنا زندگی کا مقصود بالذات سمجھا ہے ۔ اور اسی مبارک روش پر چلنے کی اہل محفل کو دعوت دی ہے ۔

عقل کی فرومائیگی ۔ علم ظاہری کی کوتاہ دستی اور تزکیۂ قلب سے بے خبروں کی محرومی پر ایک جگہ یوں روشنی ڈالتے ہیں ۔ ؎

نہ دیا نشانِ منزل مجھے اے حکیم تو نے
مجھے کیا گلہ ہو تجھ سے تو نہ رہ نشیں نہ راہی

سعید ۔ مولوی صاحب آپ کی فتح کا تقریباً ہر روز ہی اعتراف کرنا پڑتا ہے ۔ لیکن کمال تو یہ ہے کہ آپ نے صرف کتاب و سُنّت کی ہی تعلیم نہیں پائی ہے بلکہ اقبالیات پر بھی آپ کو یدِ طولےٰ حاصل ہے ۔

اختر ۔ مولوی صاحب ۔ اقبال مرحوم کی تعلیم میں کس قدر گوہرِ آبدار موجود ہیں ۔ لیکن ہم لوگ ان سے فائدہ حاصل نہیں کرتے ۔

مولوی عبدالرشید ۔ ہم اگر فائدہ حاصل نہیں کرتے ۔ تو حقیقت میں ہماری تربیت کا قصور ہے ۔ سُنئے :

گلہ تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ

اقبال مرحوم

پہلی جماعت سے لے کر ایم ۔ اے کے مقررہ نصاب میں ایک جگہ بھی کلمۂ توحید کی تعلیم نہیں ہے ۔ لہٰذا ہماری تعلیم و تربیت کی جوان گھڑیاں خرافات کے حصول میں صرف ہو جاتی ہیں ۔

علاج آتشِ رومی رح کے سوز میں ہے ترا
تری خرد پہ ہے غالب فرنگیوں کا فسوں

وائے محرومی ! ہم نے اہل مغرب کی علمی فتوحات کو حاصلِ زندگی سمجھا ۔ ہم نے فزکس کیمسٹری Physics ـ Chemistry
نفسیات Psychology
اور فلاسفی Philosophy
پر تو برسوں دماغ سوزی کی اور وادیاں طے کیں ۔ مگر قرآنِ حکیم کی آسمانی برکات کے لئے ایک دن بھی نہ نکال سکے ۔ حالانکہ ہماری تاریخ

کے اوراق شاہد ہیں۔ کہ خلفائے راشدین نے کتاب اللہ اور سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حال بنا کر دنیاوی ثروت اور اخروی دولت حاصل کر لی۔ اور ہم غیروں کے دروازوں پر دریوزہ گری کر کے رسوائے روزگار ہوئے۔

مسعود۔ مولوی صاحب۔ کالج میں جن علوم کی تعلیم دی جاتی ہے کیا اُن کا سیکھنا ناجائز ہے؟ اگر شکایت تو اس چیز کی ہے۔ کہ کالجوں میں موجودہ علوم کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم کیوں نہیں دی جاتی۔

جاوید۔ مولوی صاحب۔ شاید آپ بہت جوش بیان میں اپنا موضوع بھول گئے ہیں۔

مولوی عبدالرشید (مسکرا کر) کونسا موضوع؟

جاوید۔ جناب آپ ایک مرد پاک باطن کے درس قرآن کے متعلق ارشاد فرما رہے تھے۔

مولوی عبدالرشید۔ ہاں۔ ہاں لیکن مسعود صاحب نے ہماری گفتگو اور آپ بیتی کا رخ پھیر دیا۔ اُنہوں نے کشف کو توہم پرستی فرمایا اور مجھ کو اقبال مرحوم کی ساحرانہ تعلیم کی بیماری ان پر کرنا پڑی۔

مسعود۔ (مسکرا کر) نہیں جناب ہماری کیا مجال ہے۔ آپ کے ترکش میں ہر شکار کے لئے تیر موجود ہیں۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ کہ ہمارا منہ بند کرنے کے لئے آپ نے اقبالیات کو خوب یاد کر رکھا ہے۔

اختر۔ اقبال مرحوم کے اسلامی فلسفے سے انکار کرنا عقل اور مذہب دونوں کی توہین ہے۔ کون احمق ہے کہ پڑھی لکھی دنیا میں بیٹھ کر اقبال مرحومؒ کے نظریات کا خلاف کر کے اپنے آپ کو نکو بنائے۔

جاوید۔ در اصل اقبالؒ نے اسلامی نظریات کی تائید میں جو کچھ سپرد قلم کیا ہے اُس کی مثال ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی۔ وہ توحید کا پرچارک ہے۔ وہ عشق رسول اللہ میں ڈوبے ہوئے اشعار پیش کرتا ہے۔ وہ اسلامی تہذیب و تمدن کو دنیا بھر کی تمام تہذیبوں سے ممتاز ترین ثابت کرتا ہے اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو اسلام کا گرویدہ بنانا چاہتا ہے۔ ع

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل

خیر مولوی صاحب آپ وہی درس قرآن مجید والے واقعہ پر کچھ اور فرمائیں۔ کیونکہ ہم بزرگان پاکباز کی صحبت کے فیوض کو روحانی زندگی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔

مولوی عبدالرشید (مسعود صاحب کو مخاطب کر کے مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں) مسعود صاحب اجازت ہے؟

مسعود۔ جناب بڑے شوق سے۔ اب تو ہم آپ کے ہمنوا ہیں۔ مگر مولوی صاحب آپ نے اُس بزرگ کا نام نہیں بتایا۔

مولوی عبدالرشید۔ آپ اُن کے کام کے لحاظ سے اُن کا نام یا لقب محی الدین سمجھ لیں۔ کیونکہ وہ صبح و شام احیائے دین کی خاطر ہی کوشاں رہتے ہیں۔

جاوید۔ بہت اچھا۔ آپ کوئی آپ بیتی تو بیان کیجئے۔

مولوی عبدالرشید۔ اُمید ہے آج صرف ایک واقعہ ہی کافی رہے گا۔ اور میں انشاء اللہ تعالیٰ کل اور بھی واقعات آپ کے سامنے رکھوں گا۔ جن سے آپ کو حضرت محی الدین صاحب کی عظمت دینی کا پتہ چل جائے گا۔

پچھلی گرمیوں میں میں گاؤں میں آیا ہوا تھا۔ میرے پاؤں میں ایک چپل تھا۔ جو کہ عام سادہ جوتوں سے کچھ زیادہ خوشنما نظر آتا تھا۔ میں جب کالج سے حضرت مولانا صاحب کی صحبت میں جاتا تو دوسرا جوتا پہن کر جاتا۔ مگر اب گاؤں میں میرے پاس فقط وہی جوتا تھا۔ مولوی عبدالعزیز اور چودھری برکت علی صاحب نے جو کہ میرے دیرینہ دوست ہیں حضرت محی الدین صاحب کی زیارت کا بلکہ بیعت ہونے کے خیال سے مجھ کو لائل پور جانے کے لئے کہا۔ میں نے بصد شوق قبول کیا۔ اور اگلے دن ہم لائل پور پہنچ گئے۔ عشاء کے بعد غالباً شرف ملاقات حاصل ہوا۔ اور ان دونوں صاحبوں نے اپنے حلقۂ رشد میں داخل فرما لیا۔ اگلے دن صبح درس کے بعد ہم بازار جا رہے تھے تو میں اوپر کی مسجد سے اپنا تھیلا لینے کے لئے گیا۔ دیکھا تو حضرت مولانا صاحب ایک نوجوان کے ساتھ سیڑھیوں کے اوپر کچھ باتیں کر رہے تھے۔ میں حضرت کی آنکھوں کے سامنے جوتا اتار کر مسجد میں گیا۔ تھیلا لیا اور نہایت خاموشی سے بازار کی راہ لی۔ اور ساتھ ہی دل میں یہ خیال بھی آیا کہ آج حضرت نے میرے جوتے کو دیکھ ہی لیا۔ مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر ہم حضرت والا تبار کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے باتوں باتوں میں فرمایا کہ اگر آپ اللہ والوں کی صحبت میں جائیں۔ تو اُن کی نظر آپ کے جوتوں پر نہیں پڑتی بلکہ آپ کے دلوں پر رہتی ہے۔ کہ تعلق باللہ میں کوئی نقصان واقع تو نہیں ہوا۔

دوستو! میں نے جب حضرت مولانا کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سُنے تو فوراً سمجھ گیا کہ یہ میرے خیال کی اصلاح ہو رہی ہے۔ حضرت اگر حدیث بیان کرتے تو الفاظ یوں ہوتے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا ہے۔ الخ

مگر آپ کا یہ فرمانا۔ کہ اللہ والوں کی نگاہیں آپ کے جوتوں پر نہیں بلکہ آپ کے دلوں پر ہوتی ہیں۔ اس چیز کا بیّن ثبوت تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان مبارک سے وہ الفاظ کہلوائے جو کہ میرے دل کے نہاں خانہ میں خیالات کی صورت میں مستور تھے۔

اختر۔ مولوی صاحب یہ تو فی الواقع کشف ہی تھا۔ اور یہ بڑی نعمت ہے۔

(لوگ بڑی توجہ سے باتیں سن رہے ہیں۔ مگر مولوی عبدالرشید صاحب تمام لوگوں سے کل کے وعدہ پر سلسلہ کلام کو بند کر دیتے ہیں اور نماز ظہر کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں)

بقیہ گندم چینی کی قیمت

صفحہ ۳ سے

کتنی ہو چکی ہیں اور اس سال باہر سے چینی درآمد نہیں کی جائے گی لیکن اس ترقی سے عوام کو کیا فائدہ ہوا۔ وہ تو بدستور گرانی کے شکنجہ میں پس رہے ہیں البتہ چینی سے حکومت اور کارخانہ دار بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ آرہا ہے۔ حکومت نے رمضان شریف کے لئے چینی کی مقدار دوگنی کر دینے کا اعلان تو کر دیا ہے لیکن غریب عوام میں قوت خرید نہ ہونے کی وجہ سے اکثریت اپنے حصہ کا کوٹہ خریدنے سے محروم رہے گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ چینی کی چور بازاری عام ہو جائے گی۔

حکومت کو چاہئے کہ گندم کے ساتھ ساتھ چینی کی قیمت میں بھی فوراً کمی کا اعلان کرے تاکہ عوام کی دلی دعائیں اور ہمدردیاں اس کے ساتھ ہوں۔

خدام الدین کو گھر گھر پہنچائیے!

محمد شفیع عمرالدین صاحب

ذکرِ الٰہی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

(اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ؕ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝)

الزمر آیت ۲۲

ترجمہ - بھلا جس کا سینہ اللہ نے دینِ اسلام کے لئے کھول دیا ہے - سو وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی میں ہے - سو جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لئے بڑی خرابی ہے - یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں -

(از حضرت مولانا احمد علی مدظلہٗ)

حاشیہ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ

" یعنی دونوں برابر کہاں ہو سکتے ہیں - ایک وہ جس کا سینہ اللہ نے قبول اسلام کے لئے کھول دیا نہ اُسے اسلام کے حق ہونے میں کچھ شک و شبہ ہے نہ احکام اسلام کی تسلیم سے انقباض - حق تعالےٰ نے اس کو توفیق و بصیرت کی ایک عجیب روشنی عطا فرمائی ہے - جس کے اُجالے میں نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ اللہ کے راستہ پر اُڑا چلا جا رہا ہے - دوسرا وہ بدبخت جس کا دل پتھر کی طرح سخت ہو نہ کوئی نصیحت اس پر اثر کرے - نہ خیر کا کوئی قطرہ اُس کے اندر گھُسے - کبھی خُدا کی یاد کی توفیق نہ ہو - یونہی اوہام پرستی اور رسوم و تقلیدِ آباء کی اندھیریوں میں بھٹکتا پھرے -

شرح صدر

بڑا خوش نصیب ہے وہ بندہ جس کا سینہ اللہ تعالےٰ نے دینِ اسلام کے لئے کشادہ کر دیا ہو - دین پاک کی محبت اس کے قلب میں ڈال دی گئی ہو - اور وہ بڑے ذوق و شوق سے شریعت پر چل رہا ہو - اور اللہ تعالےٰ اور حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کا ہر حکم بسر و چشم قبول کرنے کے لئے ہر وقت کمر بستہ ہو -

(فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ) الانعام آیت ۱۲۵

ترجمہ - سو جس کو اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے - تو کھول دیتا ہے اس کے سینے کو واسطے قبول کرنے اسلام کے -

بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ " اس کا دل ایمان و توحید کی طرف کشادہ ہو جاتا ہے -" (ابن کثیرؒ)

دینِ اسلام

جس دینِ اسلام کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے بندے کا سینہ کھول دیتا ہے - یہی ایک مکمل اور سچّا دین ہے

(اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۟)

(آل عمران آیت ۱۹)

ترجمہ - بے شک دین جو ہے اللہ کے ہاں سو یہی مسلمانی حکمبرداری -

" اسلام کے اصلی معنی سونپ دینے کے ہیں - " مذہب اسلام" کو بھی اسی لحاظ سے اسلام کہا جاتا ہے - کہ ایک مسلمان ہمہ تن خدائے واحد کے سپرد کر دینے اور اس کے احکام کے سامنے گردن ڈال دینے کا اقرار کرتا ہے - گویا "اسلام" انقیاد و تسلیم اور " مسلمانی" حکمبرداری کا دوسرا نام ہُوا - (حضرت مولانا عثمانیؒ)

اسی فرمانبردار قوم کا نام 'مسلمان' رکھا گیا ہے -

(ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ) الحج آیت ۷۸

ترجمہ - اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے -

یہی دین اسلام اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے -

(اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ)

(المائدہ آیت ۳)

ترجمہ - آج میں پُورا کر چکا تمہارے لئے دین تمہارا اور پُورا کیا میں نے تم پر احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین -

" سب سے بڑا احسان تو یہ ہی ہے کہ اسلام جیسا مکمل اور ابدی قانون اور خاتم الانبیاء جیسا نبی تم کو مرحمت فرمایا - مزید براں اطاعت و استقامت کی توفیق بخشی -

(حضرت مولانا عثمانیؒ)

(مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ)

ترجمہ - محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں - لیکن وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے خاتمے پر ہیں -

لہٰذا اللہ تعالےٰ نے آپ کو جملہ اقوامِ عالم کی طرف مبعوث فرمایا ہے - جو آپ کی بعثت سے لے کر قیامت تک پیدا ہوں گی -

(وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ) النساء ع ۱۱

ترجمہ - اور ہم نے تجھ کو بھیجا پیغام پہنچانے والا لوگوں کو -

(قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعَانِ الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ)

(الاعراف ۱۵۸)

ترجمہ کہدو اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کی حکومت آسمانوں اور زمینوں میں ہے -

" یعنے آپ کی بعثت تمام دُنیا کے لوگوں کو عام ہے - عرب کے اُمّیین یا یہود و نصاریٰ تک محدود نہیں - جس طرح خُداوند تعالےٰ شہنشاہِ مطلق ہے آپ رسولِ مطلق ہیں - اب ہدایت و کامیابی کی صورت بجز اس کے کچھ نہیں کہ اس جامع ترین عالمگیر صداقت کی پیروی کی جائے - جو آپ لے کر آئے ہیں - یہ ہی پیغمبر ہیں جن پر ایمان لانا تمام انبیاء و مرسلین اور کتب سماویہ پر ایمان لانے کا مرادف ہے -

(حضرت مولانا عثمانیؒ)

حدیث - اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے - میرا ذکر اس اُمّت کے جس یہودی اور نصرانی کے پاس پہنچے اور وہ مجھ پر اور میری وحی پر ایمان نہ لائے اور مر جائے وہ جہنمی ہے -

(ابن کثیرؒ بحوالہ مسند احمد)

الحاصل ہماری سب کی فلاح کی صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ ہے دین اسلام کی پیروی - دین کے جمیع اوامر کو اپنا دستور العمل بنایا جائے اور نواہی سے اجتناب کیا جائے - اور ہر قسم کی غیر شرعی باتوں سے بچاؤ کیا جائے - اپنے ظاہر و باطن کو شرعی احکام کے مطابق سنوارا جائے - ہر کام شریعت سے پوچھ کر کیا جائے -

(یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝)

(البقرہ رکوع ۲۵ - آیت ۲۰۸)

ترجمہ ۔ اے ایمان والو اسلام میں سارے کے سارے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو ۔ کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے ۔

اسلام کے سوا دوسرا کوئی دین قابلِ قبول نہیں ۔

(وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝)

(آل عمران رکوع ۹)

ترجمہ ۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا ۔ اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا ۔

" یعنی جب خُدا کا دین (اسلام) اپنی مکمل صورت میں آ پہنچا ۔ تو کوئی جھوٹا یا نامکمل دین قبول نہیں کیا جا سکتا ۔ طلوعِ آفتاب کے بعد مٹی کا چراغ جلانا یا گیس بجلی اور ستاروں کی روشنی تلاش کرنا محض لغو اور کھلی حماقت ہے ۔ مقامی نبوّتوں اور ہدایتوں کا عہد گزر چکا ۔ اب سب سے بڑی آخری اور عالمگیر نبوّت و ہدایت سے روشنی حاصل کرنی چاہیئے ۔ کہ یہ تمام روشنیوں کا خزانہ ہے ۔ جس میں پہلی تمام روشنیاں مدغم ہو چکی ہیں ۝

فَاِنَّکَ شمس والملوک کواکب
اذا طلعت لم یبد منھنّ کوکب

(حضرت مولانا عثمانیؒ)

حدیث ۔ اسلام یہ ہے کہ تو اس امر کا اعتراف کرے ۔ اور شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں ۔ اور پھر تو نماز ادا کرے ۔ تو زکوٰۃ ادا کرے ۔ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجھ کو زادِ راہ میسّر ہو ۔ (حدیث جبرائیل کا جزؤ)

اسلام کی روشنی

بقول مُصنّف رحمۃ اللعالمین رغبت صحیحہ اور شوقِ اصلیہ کے بعد دین حقّہ حاصل ہو جاتا ہے ۔ اور پھر برکاتِ دین کے انوار کا حصول ہوتا ہے ۔ (جلد سوم صفحہ ۲۴)

نورِ بصیرت شریعت کے احکام کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے ۔ سب سے پہلے عقائد کو اہل السنۃ والجماعۃ کے محقق علماء کے عقائد کے مطابق درست کیا جائے ۔ پھر فرائض کا بہت اہتمام کیا جائے ۔ اس کے بعد دوسرے اعمال مسنونہ اور ذکر اذکار کی طرف توجہ کی جائے تاکہ یہ دل سنگدل نہ ہو جائے ۔ جس پر احکام الٰہی اور یادِ خُدا کا بھی اثر نہ ہو ۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے سینوں کو دین کے لئے کھول دے ۔ اور دین پر چلنا ہمارے لئے آسان کر دے ۔

آمین یا الہ العالمین

هفت روزه

خدام الدین لاہور

چند ایجنسیاں

کیمبلپور :۔
مولوی عبدالرشید صاحب امام مسجد محلہ مہر پورہ

بھکر :۔
میسرز اعظم بک ڈپو کچہری بازار

کالاباغ :۔
میسرز امیر بک ڈپو

جھنگ مگھیانہ :۔
شیخ محمد حسین صاحب بک سیلر نیوز ایجنٹ

لائل پور :۔
ملک عبدالغنی صاحب نیوز ایجنٹ محلہ سنت پورہ

کلور کوٹ :۔
حافظ سراج الدین صاحب مدرسہ رحیمیہ

شکار پور :۔
حافظ احمد صاحب نیوز ایجنٹ پنج پیر

بہاولپور :۔
مولانا عبدالتواب صاحب احمد پوری گیٹ

بنوں :۔
جناب شوکت علی صاحب

ٹوبہ ٹیک سنگھ :۔
ایم اکرام اختر صاحب تالاب بازار

مظفر گڑھ :۔
محمد علی صاحب پان فروش چوک طباخیاں

پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر اور قصبہ میں دیانت دار ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مخیّر حضرات سے اپیل

مدرسہ عربی خیرالمدارس (رجسٹرڈ) ۱۸ سال جالندھر میں دینی خدمات سرانجام دیتا رہا ہے ۔ تقسیم ملک کے بعد یہ دُنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کے مرکزی شہر ملتان میں منتقل ہُوا ۔ جو کسی زمانہ میں علوم و فنون کا گہوارہ تھا اس مملکتِ خداداد کا یہ سب سے بڑا دینی مدرسہ اب دینی اسلامی علوم کی یونیورسٹی کی حیثیت اختیار کر چکا ہے ۔ مختلف اضلاع کے ۹ مدارس اس سے باقاعدہ اپنا تعلیمی الحاق کر چکے ہیں ۔ اور تیرہ مدارس نے اس کے ساتھ امتحانی الحاق قائم کیا ہُوا ہے ۔ آج تک اس میں ۳۵۵۶ طلبہ اور طالبات زیر تعلیم رہے ہیں ۔ ہر سال داخلہ پہلے سے زیادہ ہوتا رہتا ہے ۔ امسال ۶۴۷ طلبہ ۲۰۰ طالبات زیر تعلیم ہیں ۔ جن کے لئے ۳۱ اساتذہ کرام ہیں ۔ اور ہر سال قریباً دوصد غریب الدیار طلباء کی تعلیم ۔ رہائش ۔ خوراک ۔ پوشاک ۔ بجلی ۔ بستر وغیرہ دیگر ضروریات کا مدرسہ ہی کفیل ہوتا ہے ۔ حال ہی میں زنانہ دینی مدرسہ اور پرائمری سکول کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ ان کے لئے تو مدرسہ نے اپنی عمارات تیار کر لی ہیں ۔ مدرسہ کا اپنا سالانہ خرچ ستر ہزار روپیہ کے قریب ہے ۔ جس کی سبیل سوائے مخیّر حضرات کی مالی اعانت کے اور کچھ نہیں ۔ اب مدرسہ کی عمارت اور اس کے ساتھ ایک جامع مسجد کی تعمیر پیش نظر ہے ۔ اتنا عظیم کام اس وقت تک دلجمعی کے ساتھ انجام نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ فراہمی سرمایہ کی کوئی مستقل صورت پیدا نہ ہو ۔ اربابِ ثروت میں ایسے افراد کی کمی نہیں جن کی توجہ سے چشم زدن میں یہ ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں ۔ گورنمنٹ نے اس قومی و تعلیمی ادارہ کی اہمیّت و افادیت کا اعتراف کرتے ہُوئے اس رقم کو انکم ٹیکس سے مستثنےٰ کر دیا ہے جو مدرسہ ہذا کے لئے صدقہ جاریہ میں بصورت عطیہ یا چندہ یا خیرات و صدقات جائے ۔ اس لئے دین سے دلچسپی لینے والے حضرات سے اپیل ہے کہ وہ زکوٰۃ و صدقات و خیرات اور عطیات کی مدات سے اس دینی اسلامی مدرسہ کی مالی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

(**نوٹ**) جملہ ترسیل رقوم بنام مولانا خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ ہذا ہونی چاہیئے ۔

اراکین مجلس منتظمہ مدرسہ خیرالمدارس رجسٹرڈ ملتان شہر ۔

مرسلہ :۔

عبدالغفور انوری ناظم مدرسہ ہذا

بچوں کا صفحہ

حاجی کمال الدین صاحب

مُصیبت کے وقت اِنّا للہ پڑھنا

پیارے بچو! جب تمہارا کوئی نقصان ہو جائے یا کوئی مصیبت آن پڑے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ لیا کرو۔ صبر کیا کرو اور نماز پڑھ کر دُعا مانگا کرو۔ پھر اللہ تعالٰے تم کو اس کے اچھا بدلہ (نعم البدل) بھی دینگے اور آخرت میں بھی اپنی مہربانیوں سے نوازیں گے۔

اصل میں اللہ تعالٰے کو مختلف طریقوں سے اپنے بندوں کا امتحان لینا مقصود ہوتا ہے کبھی دُکھ تکلیف سے کبھی خوف اور موت سے کبھی فقر اور فاقہ سے اور کبھی مال اور جان کے نقصان سے۔ الغرض مختلف طریقوں سے آزمائش کی جاتی ہے۔ جو صبر کر لیتے ہیں۔ بس اُنہیں کے لئے خوشخبری ہے اور وُہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عزیز بچو! بات در اصل یہ ہے کہ ہم سب کے سب (مع اپنی جانوں اور مالوں کے) اللہ تعالٰے ہی کی ملک ہیں۔ (اور مالک کو اپنی ملکیت میں ہر طرح تصرف کا حق ہے۔ وہ جس طرح چاہے تصرف کرے) اور ہم سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یعنی مرنے کے بعد سب کو وہیں جانا ہے۔

یہاں کے نقصانات اور تکالیف کا بدلہ اور ثواب بہت زیادہ وہاں ملے گا جیسا کہ دُنیا میں کسی شخص کا کچھ نقصان ہو جائے اور اس کو کامل یقین ہو کہ اس نقصان کے بدلہ میں اس سے بہت زیادہ بہت جلد مل جائے گا تو اس کو اپنے نقصان کا ذرا بھی رنج نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر اللہ تعالٰے کے ہاں زیادہ سے زیادہ بدلہ ملنے کا یقین ہو جائے۔ تو پھر ذرا بھی کلفت نہ رہے۔ لیکن ہم لوگوں میں چونکہ ایمان اور یقین کی کمی ہے اس وجہ سے ذرا سی مشقت ذرا سی تکلیف ذرا سا نقصان بھی ہمارے لئے مصیبت عظمیٰ بن جاتا ہے۔ حق تعالٰے شانہٗ نے بھی اپنے کلام پاک میں بہت جگہ اس کی طرف تنبیہ فرمائی ہے۔ کہ یہ دُنیا سخت امتحان کی جگہ ہے۔ اور کئی کئی باتوں میں امتحان ہوتا ہے۔ کبھی مال کی افراط سے کہ اس کو کس طرح خرچ کیا جا رہا ہے۔ کلب خانے اور سینما گھر بنانے میں یا اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے مسجدوں یا دینی مدارس کی تعمیر میں اور کبھی فقر و فاقہ سے کہ اس کا کس طرح استقبال کیا جا رہا ہے۔ جزع فزع سے یا صبر و صلوٰۃ سے۔ اسی لئے بار بار صبر و صلوٰۃ اور اللہ کی طرف رجوع کی ترغیبیں دی جاتی ہیں اور اس پر تنبیہ کی جاتی ہے کہ تم آج کل زیر امتحان ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اس امتحان میں فیل ہو جاؤ۔ اور شرمندگی اُٹھانی پڑے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں ایک مرتبہ حضورؐ کے ساتھ سواری پر تھا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ لڑکے میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ تجھے حق تعالیٰ شانہٗ ان سے نفع دیں گے۔ میں نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰے کی حفاظت کر (یعنے اس کے حقوق ادا کر) اللہ تعالٰے تیری حفاظت فرمائیں گے۔ اللہ تعالٰے (کے حقوق) کی حفاظت کر۔ تو اُس کو (ہر وقت اپنی مدد کے لئے سامنے پائے گا) ثروت کی حالت میں اللہ تعالٰے کو پہچان لے (یعنی یاد کر لے) وہ تجھے مصیبت کے وقت میں پہچانے گا۔ (مدد کریگا) اور یہ اچھی طرح جان لے کہ جو کچھ بھی مصیبت تجھے پہنچی ہے وُہ ہرگز تجھ سے چوکنے والی نہ تھی۔ اور جو نہیں پہنچی وہ کبھی بھی پہنچنے والی نہ تھی۔ اگر مخلوق ساری کی ساری مل کر کوشش کرے کہ وہ تجھے کچھ دے اور اللہ تعالٰے اس کا ارادہ نہ کریں تو وہ ہرگز اس پر قادر نہیں کہ تجھے کچھ دے اور اگر وہ سب کی سب مل کر تجھ سے کسی مصیبت کو ہٹانا چاہے اور اللہ تعالٰے نہ چاہے تو وہ کبھی بھی اس مصیبت کو نہیں ہٹا سکتی۔ جب تو کچھ مانگے تو صرف اللہ ہی سے مانگ اور جب مدد چاہے تو صرف اللہ ہی سے مدد چاہ اور جب بھروسہ کرے تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کر۔ ایمان لا کر شکر کے ساتھ اللہ تعالٰے کے لئے عمل کر اور یہ خوب جان لے کہ ناگوار چیزوں پر صبر بہت بہتر چیز ہے۔ اور اللہ کی مدد صبر کے ساتھ ہے۔ اور مصیبت کے ساتھ راحت ہے اور تنگ دستی کے ساتھ فراخ دستی ہے۔ یعنی جب کوئی تکلیف پہنچے تو سمجھ لو کہ اب کوئی راحت بھی ملنے والی ہے۔ اور جب تنگ دستی ہو تو سمجھ لو کہ اب فراخی بھی ہونے والی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص بھوکا ہو یا محتاج ہو اور اپنی حاجت کو لوگوں سے چھپائے تو اللہ تعالٰے کے ذمہ ہے کہ اس کو ایک سال کی روزی حلال طریقے سے عطا فرمائیں۔

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی اہم چیز پیش آتی تو نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے حضورؐ کا ارشاد ہے کہ پہلے انبیاء کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو وُہ نماز میں مشغول ہو جاتے۔

حضرت ابن عباسؓ ایک مرتبہ سفر میں جا رہے تھے۔ راستے میں اپنے بیٹے کے انتقال کی خبر سُنی۔ سواری سے اُترے۔ دو رکعت نماز پڑھی۔ اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ پھر یہ آیت وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ پڑھی۔

حضرت عبادہؓ کے جب انتقال کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ میں تم سے ہر شخص کو اس سے روکتا ہوں کہ کوئی مجھے روئے اور جب میری جان نکلے تو ہر شخص بہت اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر میرے لئے اور اپنے لئے دعائے مغفرت کرے۔ اور پھر جلدی ہی مجھے دفن کر دینا۔ (در منثور)

سالانہ جلسہ کا التوا

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی کا سالانہ جلسہ مجوزہ بتاریخ ۲۷-۲۸ ویکم مارچ ۱۹۵۹ء بعض مجبوریوں کے باعث ملتوی کر دیا گیا ہے۔

المعلن۔ مولانا فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر

رجسٹرڈ ایل 6047 نمبر	منظور شدہ محکمہ جات تعلیم و جیل مغربی پاکستان	شرح چندہ: سالانہ -/11، ششماہی -/6، سہ ماہی -/3	ایڈیٹر عبدالمنان چوہان

عکسی قرآن مجید مترجم و محشیٰ

ترجمہ از مولانا محمود الحسن صاحبؒ حاشیہ پر تفسیر از مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ

عکسی بلاکوں سے طبع شدہ بڑی تقطیع جلی قلم نمونے کے صفحے مفت طلب فرمایئے

تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

معارف القرآن

نصف قیمت پر

علوم و معارف قرآن حکیم پر اردو زبان میں جامع اور مفصل کتاب جس کی قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ روپے ہے۔ طلباء کے لئے تفسیر کو نصف قیمت پر ۲۱ شعبان تک دی جائے گی۔ بشرطیکہ وہ قیمت دو روپیہ بذریعہ منی آرڈر پتہ ذیل پر پیشگی ارسال فرمادیں۔

قاضی محمد زاهد الحسینی معرفت دارالاشاعت شمس آباد۔ ضلع اٹک

ہر ملکی اور غیر ملکی سیاہی سے بدرجہا بہتر

ڈلیسنٹ انک

تیار کنندگان: نیشنل کیمیکل اینڈ جنرل انڈسٹریز پوسٹ بکس ۲۰۶ لاہور

قائم شدہ ۱۹۰۲ء — آپ کی قدیم اور محبوب دکان — فون نمبر ۳۶۶۹

چائنا مارٹ

دھنی رام روڈ انار کلی لاہور۔

جہاں آپ کو اعلیٰ درجہ کے ٹی۔ ڈنر۔ کافی فروٹ سیٹ فروٹ ڈش شیشے کے لیمن سیٹ، پھولدان آئیل و گیس لیمپ سٹوو اور نمائش کیلئے لکڑی کے دیدہ زیب ٹیبل لیمپ وغیرہ مناسب قیمتوں پر مل سکتے ہیں

تالے قینچیاں، چھریاں، موچنے، استرے و دیگر لوہے کا سامان تھوک و پرچون خریدنے کیلئے

سابقہ انڈین

پاک لاک ہاؤس لاہور

ڈپو ہول سیل: ۱۰۔ سی شاہ عالم مارکیٹ نزد حبیب بنک لمیٹڈ — فون نمبر ۶۰۶۳۷ — ناغہ بروز اتوار

پرچون دکان: زیر دروازہ مسجد وزیر خاں اندرون دہلی گیٹ — ناغہ بروز جمعۃ المبارک فون نمبر ۲۷۴۳

پنجاب پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔